بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

جلد 57

شمارہ 37

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

10 رمضان 1429 ہجری 11 تبوک 1387 ہش 11 ستمبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ۔ (سورۃ آل عمران:۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ۔

ترجمہ: اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہے اے میرے ربّ! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدّت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔ (سورۃ المنافقون:۱۱)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا'' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپکو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ر دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان و سیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شُرفاء حیدر آباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۸......)

گزشتہ گفتگو میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ اسلامی اصطلاحات پر کسی خاص مسلم فرقے کی اجارہ داری نہیں ہے بلکہ ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے پنج ارکانِ اسلام پر عمل کرتا ہے وہ تمام اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرسکتا ہے بلکہ ہم تو یہاں تک ثابت کر آئے ہیں کہ قرآن مجید نے غیر مسلموں کے لئے بھی اسلامی اصطلاحات کو تسلیم کیا ہے یہاں تک کہ یہودیوں کے معبد کیلئے بھی مسجد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے بلکہ قرآن مجید تو یہاں تک فرماتا ہے کہ اقوام عالم جہاں جہاں تک اور جس جس عقیدہ پر اتفاق کرسکتی ہیں کم از کم ان میں متفق ہو جائیں اس اعتبار سے جبکہ یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے تو اُنہیں کلمہ طیبہ کی ایک جزء لا الہ الا اللہ پر ایمان کی دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (آل عمران:65)

یعنی اے اہل کتاب اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے تو بیشک نہ لاؤ ہر ایک کو ایمان لانے یا نہ لانے کا اختیار ہے لیکن کم از کم توحید پر تو تمہارا اتفاق ہے تم اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ پر ہمارے ساتھ متفق ہو جاؤ اور شرک نہ کرنے پر ہم سے اتحاد کرلو۔ تو قرآن مجید تو ہر اس بات کی طرف اہل دنیا کو اتفاق کی دعوت دیتا ہے، جس میں وہ مشترک ہونا چاہتے ہیں لیکن غیر احمدی ملاؤں نے کمرشل اداروں کی طرح خدا جانے اسلامی اصطلاحات کی رجسٹریشن کرانے کا مسئلہ کہاں سے گھڑ لیا ہے۔

خیر اب ہم اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے غیر احمدی ملاؤں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذلک احمدی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اسلامی تعلیم کے خلاف نبی قرار دیتے ہیں۔ بعض ملاں اپنے جھوٹے اعتراض کو آگ بڑھاتے ہوئے یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑا نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ حال ہی میں ایک مضمون 3 اگست کے اخبار ''سیاست'' حیدر آباد میں شائع ہوا ہے جس میں یہ جھوٹے الزامات دہرائے گئے ہیں لیکن آگے چل کر ہم اس مضمون نگار کے مضمون سے بھی اس کا جواب دیں گے ایک جگہ وہ لکھتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں مستقل نبی نہیں پھر خود ہی لکھا ہے کہ انہوں نے مستقل نبوت کا دعویٰ کیا عجیب قسم کی تضاد بیانیوں سے بھرا ہوا ہے یہ مضمون! جہاں تک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا نبوت کا دعویٰ ہے تو اس حد تک بات بالکل درست ہے۔ لیکن یہ کہ آپ نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ نہایت جھوٹا اور ناپاک الزام ہے اور ایسے مولویوں کا الزام ہے جو جھوٹ کی نجاست کھانا جائز سمجھتے ہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس امام مہدی و مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اس کے متعلق واضح طور پر ''نبی اللہ'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ (دیکھو صحیح مسلم باب ذکر الدجال) اسی لئے صحابہ کرامؓ یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس اشتباہ کو دور کرنے کیلئے کہ کہیں ''خاتم النبیین'' کے الفاظ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ''لا نبی بعدی'' سے آپ کے بعد مطلق نبوت کا بند ہونا مراد نہ لے لیا جائے فرمایا قولوا انه خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبي بعده (درِ منثور جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۰۴)

کہ یہ تو کہو کہ آپ خاتم النبیین ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم یہ کہنے لگو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

بزرگان ملت نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کو جھٹلایا نہیں بلکہ آپکی جابجا تصدیق کی ہے چنانچہ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ (وفات ۲۶۷ھ) فرماتے ہیں۔

ليس هذا من قولها ناقضا بقول النبي صلى الله عليه وسلم لا نبي بعدي لانه اراد لا نبي بعدي ينسخ ما جئت به (تاویل مختلف الاحادیث صفحہ ۲۳۶)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ''لا نبی بعدہ'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''لا نبی بعدی'' کے مخالف نہیں۔ (یعنی یہ نہ سمجھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما رہے ہیں لیکن حضرت عائشہ روک رہی ہیں کہ نہیں کہنا اس میں ایک پیغام ہے اور بتاتے ہیں کہ وہ ارشاد لا نبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ حضور کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو یہ بعینہٖ وہی عقیدہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے بلکہ اُمت کے تمام صلحاء کا عقیدہ ہے۔

یہی عقیدہ حضرت امام محمد طاہرؒ (وفات ۹۸۶ھ) کا ہے لکھتے ہیں:

وهذا ناظر الى نزول عيسى وهذا ايضاً لا ينافي حديث لا نبي بعدي لانه اراد لا نبي ينسخ شرعه (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

حضرت امام محمد طاہر فرماتے ہیں کہ: حضرت عائشہ کا یہ قول اس بنا پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

یہی عقیدہ امام عبد الوہاب شعرانی (وفات ۹۷۶ھ) کا ہے یہی عقیدہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت شیخ نوشاہ گنج قدس سرہ کے فرزند حضرت حافظ برخوردار رحمہ اللہ (وفات ۱۰۹۳ء) کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت نواب نور الحسن خان صاحب ابن حضرت نواب صدیق حسن خان صاحب کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کا ہے اور یہی عقیدہ بانیٔ دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کا ہے۔ پس اگر کوئی مسیح موعود ایسا آئے جو دعویٰ مہدویت و مسیحیت کا کرے لیکن غیر شرعی نبوت کا مدعی نہ ہو تو وہ بموجب فرمان نبوی اور علماء اُمت سچا قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور ہمارے مخالفین نے جس عیسیٰ کو آسمان پر بٹھایا ہے اور جس کی آمد کے وہ قائل ہیں اس کی آمد ثانی کے وقت وہ اُس سے نبوت کا اعزاز کس طرح چھین لیں گے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق چار مرتبہ ''نبی اللہ'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے چونکہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس لئے ہم آپ کو کافر قرار دیتے ہیں کہاں تک درست ہے کیا آپ اسی طرح گزشتہ اکثر اکابرین اُمت کو جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں کافر نہیں قرار دے رہے۔

باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ بات سراسر جھوٹ ہے اور ایک مقدس و معصوم انسان پر افتراء ہے اور اس افترا کی وجہ سے ہی آج وہ مسلم ممالک اور عوام شدید عذاب میں گرفتار ہیں جنہوں نے اس افتراء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے جن میں پہلا نمبر پاکستان کا ہے۔

چنانچہ اخبار سیاست حیدر آباد کی اشاعت ۳ راگست میں بھی ایسا ہی مضمون شائع ہوا ہے جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ مضمون نگار لکھتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف اوقات میں مختلف دعاوی کئے ہیں ابتداء میں وہ یہ باور کرانے میں کامیاب ہوئے کہ وہ ایک سچے مسلمان ہیں ختم نبوت کے قائل ہیں..... کسی بھی نبی کے آنے کی نفی کی...... آپ کے بعد وحی منقطع ہو جانے کا اعتراف کیا:۔

ایسا لکھ کر مضمون نگار نے اپنی تائید میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' کا حوالہ دے کر بتایا ہے کہ اس میں حضور نے نبوت سے انکار کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہوگئی حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی اپنے نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔

اس تعلق میں اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں میں کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں میں کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کرنے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول کہ ''من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب'' اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم''۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

باقی مضمون نگار نے ''حمامۃ البشریٰ'' کی عبارت میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کے منقطع ہونے کا ذکر فرمایا ہے گویا مضمون نگار یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کے قائل نظر آتے ہیں اور کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کے آنے کا ذکر کیا ہے تو ہم لکھتے ہیں کہ مضمون نگار نے اپنی دروغگوئی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کو چھپانے کی کوشش کی ہے اسی کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے اس علاقہ میں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی جماعت احمدیہ کینیڈا کو توفیق دی۔

اس مسجد کی خوبصورتی اس وقت مزید بڑھے گی جب ہم بار بار یہاں آئیں گے۔ پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

(کیلگری (کینیڈا) میں تقریباً 15 ملین ڈالر کی لاگت سے تعمیر ہونے والی وسیع وعریض اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے احباب جماعت کو مسجدوں کی آبادی اور عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے متعلق اہم تاکیدی نصائح)

مسجد کا حق اس وقت ادا ہوگا جب سب مل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں گے اور اس باجماعت نماز سے غرض علاوہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے یہ ہے کہ اتفاق اور اتحاد کو ترقی ہو۔ عبادت کے ساتھ حقوق العباد اور نظام جماعت کی اطاعت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔

غیر از جماعت میں شادی کرنے اور غیر احمدیوں سے نکاح پڑھوانے والے ایک ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکال دیتی ہے۔

جو لوگ مسجدوں میں آکر بھی بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے وہ عملاً اپنے آپ کو سچی اطاعت سے باہر نکال رہے ہوتے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 رجولائی 2008ء بمطابق 4 روفا 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت النور۔ کیلگری (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو ایک اور مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ گو کہ نمازوں کے ساتھ اس کا افتتاح تو ہو چکا ہے لیکن رسمی افتتاح خطبہ جمعہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیلگری میں ایک لمبے عرصہ سے مسجد کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ کچھ سال پہلے اگر مسجد بنتی تو ہو سکتا ہے کہ اتنی بڑی اور خوبصورت مسجد نہ بنتی۔ کل جب مَیں ائرپورٹ پر پہنچا ہوں تو شہر کے میئر اور کچھ صوبائی اسمبلی کے ممبران ائرپورٹ پر ریسیو (Recieve) کرنے آئے ہوئے تھے اُن سے بھی باتیں کرتے ہوئے مَیں نے کہا کہ امید ہے کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے شہر میں ایک خوبصورت اضافہ ہوگی۔ تو سب نے اس کی خوبصورتی کی تعریف کی اور مجھے بتایا کہ مختلف سڑکوں سے اس مسجد کا خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے۔ مَیں نے اُس وقت مسجد دیکھی نہیں تھی لیکن ائرپورٹ سے آتے ہوئے دُور سے ہی اس کا مینارہ اور گنبد نظر آئے۔

پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو اس علاقے میں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی۔ یہ مسجد جو تقریباً 15 ملین ڈالر کی لاگت سے بنی ہے اور یہاں یہ جگہ بھی بڑی اچھی مل گئی ہے۔ چار ایکڑ کا رقبہ ہے۔ کیونکہ ساری دنیا سن رہی ہوتی ہے اس لئے معلومات مہیا کر رہا ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ (Project) تھا جو یہاں کی جماعت نے شروع کیا۔ مجھے اکثر یہاں سے افراد جماعت کے خطوط جاتے تھے اور ابھی بھی آ رہے ہیں کہ ہم نے اتنا وعدہ مسجد کے لئے کیا ہوا ہے بظاہر حالات ایسے نہیں کہ وعدہ جلد پورا ہو سکے۔ دعا کریں کہ ہم نے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر سکیں۔ بڑی قربانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس مالی قربانی میں حصہ لیا اور ان لوگوں کو بھی توفیق دے جنہوں نے بڑے وعدے کئے ہیں لیکن حالات کی مجبوری کی وجہ سے اپنے وعدے فوری طور پر، مکمل طور پر پورے نہیں کر سکے۔ ایک بے چینی کی کیفیت ان کے دلوں میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت دے۔

یہ مسجد کی تعمیر ظاہر کرتی ہے کہ باوجود ان ملکوں میں رہنے کے جماعت کے افراد خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ دنیا میں بسنے والے دوسرے احمدیوں کی معلومات کے لئے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، یہ بھی بتا دوں کہ اس مسجد کا نقشہ اس لحاظ سے بہت خوبصورت اور اچھا ہے کہ ایک تو مسجد کا مین ہال (Main Hall) ہے۔ عورتوں اور مردوں کا جو مسقف حصہ ہے اس میں 10 ہزار 4 سو مربع فٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز (Multy Purpose) ہال بھی ہے 7 ہزار 200 مربع فٹ کا۔ ڈائننگ ہال ہے تقریباً 18 سو مربع فٹ کا ہے۔ رہائش کے حصے ہیں، جماعت اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ تو ایک اچھا بڑا کمپلیکس (Complex) ہے۔ بہرحال فی الحال تو جماعتی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ضرورتیں بھی بڑھاتا رہے اور اُس کے حضور مزید پیش کرنے کی اور مزید مسجدیں بنانے کی توفیق بھی ہم پاتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد کو یا مسجدوں کو جماعت کے پھیلنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد بھی اس مقصد کو پورا کرنے والی ہو اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ایک سے اگلی مسجد بھی تعمیر ہوتی رہے اور جاگ لگتی چلی جائے۔

مسجدوں کی تعمیر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے، پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لا دے گا۔

لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت باخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تو تب خدا برکت دے گا''۔

فرمایا ''غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہیں۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد و اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93۔ جدید ایڈیشن۔مطبوعہ ربوہ)

اس زمانہ میں، ان مغربی ممالک میں ہماری مساجد اسلام کی طرف کھینچنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ بلکہ آج جبکہ اسلام کے خلاف ایک مہم زور و شور سے شروع ہے غیر مسلموں کو متوجہ کرنے کا ذریعہ ہماری مساجد ہیں اور ہونی چاہئیں۔ یہ قربانی جو آپ نے کی ہے اس کے پیچھے یقیناً وہ روح ہے اور ہونی چاہئے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد ڈالی جائے۔ مسلمانوں کی توجہ بھی ہوگی اور غیر مسلموں کی توجہ بھی ہوگی۔ پس اللہ کرے کہ یہ مسجد جو آپ نے محض للہ بنائی ہے جس میں یقیناً نفسانی اغراض اور شر کو دخل نہیں ہے اور ہو بھی نہیں سکتا۔ ہم تو اس مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں آنحضرت ﷺ کے اُس عاشق صادق کے ماننے والے ہیں جو اس زمانے میں بندے کو خدا کے قریب کرنے آیا ہے۔ جو بندے کو بندے کے حقوق بتانے آیا ہے۔ جو ہر قسم کے شر کو دور کرنے آیا ہے۔ جو اپنے ماننے والوں کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلانے آیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولتمند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 596۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس خالص خدا کے ہونے والے مسجد کا بھی حق ادا کرتے ہیں اور آپ کی بیعت کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ مسجد کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ یہ حق جیسا کہ آپؑ نے فرمایا اُس وقت ادا ہو گا جب سب مل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں گے اور اس باجماعت نماز سے غرض علاوہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے یہ ہے کہ اتفاق اور اتحاد کو ترقی ہو اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کیا جائے۔ صرف مسجدیں بنانا کام نہیں، بلکہ یہ مسجدیں اس وقت کارآمد ہوں گی جب ان میں خدا کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں اور خدا کی مخلوق کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں۔ ورنہ ایسی مساجد جو یہ حق ادا نہیں کر رہیں ان کو خدا تعالیٰ نے مسجد ضرار کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جو مومنوں کے دل جوڑنے کی بجائے، جو ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ کرنے کی بجائے یا کروانے کی بجائے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ آج دیکھ لیں اُن لوگوں کی مساجد یہی کردار ادا کر رہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا۔ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے اور اگر کسی جگہ پر کہیں کسی میں آپس میں اتفاق ہے بھی تو جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کے فتوے دینے پر اتفاق ہے۔ نفرتوں کے لاوے ابل رہے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں سے۔ کئی غیر از جماعت بھی بعض دفعہ اس بات کا برملا اظہار کر جاتے ہیں کہ جو امن اور پیار کے درس تمہاری مساجد سے دیئے جاتے ہیں اس سے ہماری مساجد خالی ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں؟ یہ اس نبیٔ صادق کی پیشگوئی ہے جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان خدا سے خبر پا کر کیا تھا کہ میرے مسیح اور مہدی کے ظہور سے پہلے اور اس زمانے میں مساجد کا یہی حال ہو گا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے''۔ یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔ (مشکوۃ۔کتاب العلم۔ الفصل الثالث صفحہ38 ۔کنزالعمال جلد 6صفحہ43)

پس آج ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ پس ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ہمیشہ اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ زمانے کے امام سے سچا تعلق قائم کرنے والے بھی ہوں۔ صرف خوبصورت مسجد ہی ہمارے کام نہیں آئے گی۔ خوبصورت مسجد بنا دینا ہی کافی نہیں ہے۔ اس کے اندر لگے ہوئے قیمتی فانوس جو ہیں یہ ہمارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ بلند و بالا مسجد جو دور سے نظر آتی ہے ہمارے کسی کام نہیں آئے گی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانے میں بلند و بالا مساجد تعمیر ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بے بہرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرمایا کہ مسلمان پیدا کرنے کے لئے مسجدیں بناؤ تو ساتھ ہی آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ضروری نہیں کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ مسجد نبوی جو تھی ایک لمبے عرصے تک کچی مسجد ہی رہی تھی لیکن تقویٰ پر اس کی بنیادیں تھیں۔ جس کی خدا نے بھی گواہی دی۔ افریقہ میں ہماری جماعتیں قائم ہوئی ہیں اکثر جگہ غریبانہ سی مسجد ہم بناتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی مسجدیں وہاں مضبوط جماعت کے قیام کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ حالات کے مطابق اور اس لئے کہ غیروں کی توجہ کھینچی جائے بڑی بڑی مساجد بھی جماعت بناتی ہے اور یہ مسجد بھی آپ نے یقیناً اس سوچ سے بنائی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بننا شروع ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید بنے گی۔ لیکن یہ کبھی نہ بھولیں کہ اس کی تعمیر کے بعد ایک اور بہت اہم کام کے ذمہ دار ہم بنا دیئے گئے ہیں اور وہ ہے اس کی آبادی۔ اور ایسے پاک لوگوں سے آبادی جن کا دل اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے بھرا ہوا ہو۔ جو خوف خدا رکھتے ہوں اور اس خوف کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اور عبادت کے ساتھ حقوق العباد اور نظام جماعت کی اطاعت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ کیونکہ ہماری مساجد کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے اُس گھر کی طرز پر اور ان مقاصد کے حصول کے لئے رکھی جاتی ہے جس کی بنیادیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے دعائیں مانگتے ہوئے دوبارہ اٹھائی تھیں تو ان کے بہت بڑے بڑے مقاصد تھے۔ جو گھر لوگوں کے بار بار جمع ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے کہ تم بھی اس مقصد کے لئے مسجدیں بناؤ جو مقصد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا، تبھی یہ مسجد ان مسجدوں میں شمار ہو گی جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے بنائی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (البقرہ :126) یعنی ہم نے اپنے گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف بنائے رکھو۔

پس یہ مسجد جو آج ہم نے بڑی قربانی کر کے بنائی ہے اس کو ایک خوبصورت عمارت کے طور پر بنا کر چھوڑ دینا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ اس کی خوبصورتی اس وقت مزید بڑھے گی جب ہم بار بار یہاں آئیں گے۔ پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ ہم پانچ وقت کی نمازوں کے لئے یہاں حاضر نہیں ہوتے تو بار بار آنے کا مقصد پورا نہیں کر رہے ہوں گے۔ اور پھر ہم آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک نماز سے اگلی نماز اور ایک جمعہ سے اگلے جمعہ، جو انسان کو بڑے گناہوں سے بچاتا ہے اس بات کی ضمانت سے بھی محروم ہو رہے ہوں گے کہ ان گناہوں سے بچیں گے۔

پس اگر برائیوں سے بچنے کی ضمانت حاصل کرنی ہے تو خالص ہو کر واحد و یگانہ خدا کی عبادت کے لئے بار بار اس مسجد میں آنا بھی ضروری ہے اور یہی اس مسجد کی اصل خوبصورتی اور زینت ہے۔ اس میں آپ کے امن کی بھی ضمانت ہے اور علاقے کے امن کی بھی ضمانت ہے۔ نیک اور عبادت گزار لوگوں کی خاطر اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی آفات سے بچا لیتا ہے۔ پھر مسجد میں آنے والے جب خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور یہ بھی معاشرے کے امن کا باعث بنے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی یعنی جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے تم بھی اس مقام پر کھڑے ہونے کی کوشش کرو اور وہ مقام تقویٰ کا تھا۔ ظاہری پتھر یا جگہ کی نشاندہی کی جاتی ہے اصل چیز جو ہے، جو مقام ہے وہ تقویٰ ہے۔ اور انسان جب اس مقام پر کھڑا ہوتا ہے تو خدا کی حقیقی پہچان اسے ہوتی ہے۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے دین کی خاطر قربانیاں دینے کی کوشش کرتا ہے۔ پس یہ مقامِ ابراہیم صرف رسمی اور ظاہری جگہ نہیں بلکہ ان عبادتوں اور قربانیوں کے تسلسل کا نام ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے کیں۔ اگر ہم یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ کریں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیں تو اپنی نسلوں کے نیکیوں پر قائم ہونے کے سامان کر رہے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے نہ صرف خود حصہ لے رہے ہوں گے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس انعام کے ساتھ جوڑ رہے ہوں گے جو اس زمانے کے ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے

عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً ابراہیم کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ''سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ صَافَیْنَاهُ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مُّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلّٰی۔ قُلْ رَّبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ''.......... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ''یعنی سلام ہے ابراہیم پر۔ یعنی اس عاجز پر (حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے............

آپ فرماتے ہیں کہ ''اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتیرے اس نسل سے برکت پائیں گے............''۔

آپ فرماتے ہیں'' اور یہ جو فرمایا کہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلّٰی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونے پر اپنے تئیں بناؤ''۔

پھر فرمایا ''......ایسا ہی یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلّٰی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمتِ محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا''۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420-421)

پس یہ ہے ایک احمدی کی زندگی کا مقصد کہ کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اب کامل پیروی کس طرح ہو سکتی ہے؟ ہر احمدی کامل پیروی کی طرف متوجہ اس وقت قرار پائے گا جب ہر وقت یہ ذہن میں رکھے کہ اطاعت کے بہترین نمونے قائم کرنے ہیں۔ اپنے عہد بیعت کا ہر دم خیال رکھنا ہے۔ شرائط بیعت پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی اولاد میں شامل ہوں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس اولاد کی طرح جو نیکیوں پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنی، اِس زمانہ کے ابراہیم کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ آپ کو مخلصین کی جماعت عطا فرماتا چلا جائے گا۔ لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں، اپنی مسجدوں کی آبادی کے وہ معیار حاصل کریں، امن وسلامتی اور محبت کے وہ نمونے قائم کریں جو خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے ہوں۔ اطاعت نظام کے حق ادا کریں جو کبھی ہمیں ان انعاموں سے محروم نہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے مقدر کئے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بناؤ یعنی ابراہیم کی طرز پر، اس زمانے کے ابراہیم کی طرز پر اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جب ایسا کرو گے تو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس مسیح محمدی کی جماعت میں شامل قرار دیئے جاؤ گے جو اسلام کے فرقوں میں سے نجات یافتہ فرقہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے خلافت کا بھی انعام فرمایا ہوا ہے۔ جو ایک جماعت کی شکل میں ہے۔ جس کے افراد ایک ہاتھ پر اٹھنا بیٹھنا جانتے ہیں۔ جو قربانیاں کرنے کے لئے بے چین ہوتے ہیں۔ جو خانہ کعبہ کی طرز پر اپنی مسجدیں بناتے ہیں۔ جو اپنی اولادوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دین کی خاطر قربان کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ پس ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں حسب توفیق مساجد بھی بناتے چلے جانا ہے تا کہ اسلام کی طرف دنیا کی توجہ بھی رہے اور اپنی اولادوں کو بھی دین کی خاطر قربان کرتے چلے جانا ہے تا کہ ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو دنیا میں خدائے واحد کی پہچان کروانے والے ہوں۔ اس کا پیغام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔

یہاں ایک بات کی طرف میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ یعنی اب اس زمانے میں نجات اسی میں ہے کہ اپنی عبادتوں کو اس شوق اور توجہ اور اس طریق پر ادا کرو جو اس زمانے کے حکم وعدل نے ہمیں بتائے یا ہم سے خواہش کی ہے۔ جو زمانے کے امام نے ہمیں بتائے ہیں۔ اپنے عقیدے پر اس طرح قائم ہو جس طرح اس زمانے کے امام ہمیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان اصولوں پر چلو جو اس زمانے کے حکم اور عدل نے ہمیں بتائے ہیں۔ ذاتی خواہشوں اور دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے اپنے عقیدے کے سودے نہ کرو۔ عقیدہ کیا ہے؟ یہ دلی یقین کی وہ کیفیت ہے جس کے مقابلے پر ہر دوسری چیز ہیچ ہے اور ہونی چاہئے۔ کسی بھی چیز کی اس کے مقابلے پر کوئی اہمیت نہیں۔ ہر احمدی یہ عقیدہ رکھتا ہے اور اس پر کامل یقین اور ایمان کے ساتھ قائم ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور آپ کی بیعت میں آکر اب ہمارے لئے آپ کا ہر حکم بجالانا ضروری ہے۔ لیکن بعض دفعہ لوگ اپنی ذاتی پسند کی وجہ سے ایسے فعل کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان اور اعتقاد کو ڈانواں ڈول کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''جو اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے وہ ظالم ہے''۔ وہ اس حرکت کی شدت کو نہیں سمجھتے جو وہ بعض دفعہ شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر کر رہے ہوتے ہیں جو انہیں بیعت کے دعویٰ سے منحرف کر رہا ہوتا ہے۔ جس کی ایک مثال میں پیش کرتا ہوں۔ یہ کمزوری ہے جو بعض دفعہ شدت سے بڑھنے لگ گئی ہے اور جو میرے نزدیک بڑی واضح اعتقادی غلطی بھی ہے اور یہ مسئلہ ہے شادی بیاہ کا۔

شادی کرنا ایک احسن عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے بیوگان کو ایک طرح کا حکم دیا ہے کہ وہ شادی کریں اور اس کے عزیز اس کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ آنحضرت ﷺ بھی اپنے صحابہ کو تحریک فرماتے، شادی کی ترغیب دلاتے تھے، رشتے بھی تجویز فرماتے تھے۔ لیکن یہی مستحسن عمل جو ہے بعض حالتوں میں بعض احمدی خاندانوں کے لئے ابتلاء بن جاتا ہے اور اس میں نظام جماعت کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ لیکن بعض لوگ نظام جماعت کو بھی الزام دیتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب ایک شخص اپنی مرضی سے کسی غیر از جماعت لڑکی یا عورت سے شادی کرتا ہے اور اس خوف سے کہ نظام جماعت یا پُرامن نہ ہوگا اور مجھے اجازت نہیں ملے گی یا بعض اوقات غیر از جماعت لڑکی والوں کی طرف سے بھی یہ شرط رکھ دی جاتی ہے کہ نکاح غیر از جماعت مولوی یا کوئی شخص پڑھائے تو ایسے لوگ غیر از جماعت سے نکاح پڑھوا لیتے ہیں اور ایک ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکال دیتی ہے۔ کیونکہ یہ نکاح پڑھانے والے وہ شخص ہوتے ہیں، یا ہوتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی ہوئی ہوتی ہے۔ آپ کی تکفیر کرنے والے ہیں۔ گویا عملاً ایسا احمدی لڑکا یا اس کا خاندان جو اس شادی میں اس کا مددگار ہوتا ہے یہ اعلان کرتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکل کر مولوی سے یہ نکاح پڑھوا کر نعوذ باللہ آپ کی تکفیر اور تکذیب کرتا ہوں۔ ایسے شخص یا اشخاص اعتقادی لحاظ سے آپ کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت سے انکاری ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مکفّر اور مکذّب مولوی کو آپ کے مقابل پر کھڑا کیا ہے۔ اور جب اس بات پر اخراج از جماعت ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہوا ہے۔ نکاح تو ہم نے مسنون طریقہ سے پڑھایا تھا۔ اگر کسی کے باپ کو کوئی برا بھلا کہنے والا ہو تو اس پر تو مرنے مارنے پر تُل جاتے ہیں لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے غیرت کا سوال آتا ہے تو ایسے لوگوں کی غیرتیں مصلحت اور نفسانی خواہشات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسی کوئی اضطراری کیفیت ہے تو ایسے لوگ اجازت لے کر احمدی سے نکاح پڑھوا لیں تو اپنے ایمان کو بھی بچانے والے ہوں گے اور ابتلاء سے بھی بچ جائیں گے۔ دوسرے ایسے لوگوں کو ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے بتائے ہوئے خوبصورت اصول کے مطابق اپنی خواہشات اور نفسانیت کا شکار ہونے کی بجائے دینی پہلو کو دیکھا کریں اور احمدی خاندانوں میں رشتہ کریں۔ نیک اور دیندار لڑکی کی تلاش کریں تو نہ صرف ابتلاء سے بچ جائیں بلکہ اپنے خاندانوں کو بھی ابتلاء سے بچانے والے ہوں بلکہ ثواب کمانے والے ہوں گے۔

اسی طرح بعض بچیاں جن کو ان کے ماں باپ نے آزادی دی ہوئی ہے یا کسی بھی وجہ سے غیروں سے شادی کر لیتی ہیں، وہ بھی نہ صرف اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے علیحدہ کرتی ہیں بلکہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کو غیروں کے ہاتھ میں دے دیتی ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے میں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض لڑکیاں نہیں چاہتیں کہ احمدیت سے تعلق توڑیں لیکن شادی کے بعد ایسے حالات ہوتے ہیں کہ ان کے لئے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ ان کی اولاد دوسروں کی گود میں پلے بڑھے۔ تو یہ مسئلہ چونکہ بڑھ رہا ہے اس لئے اس کا ذکر کرنا بھی میں نے ضروری سمجھا۔

پس ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے اس عہد کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جہاں یہ احساس پیدا ہو کہ میرے کسی فعل کی وجہ سے میرا دین متاثر ہو رہا ہے وہاں تمام دنیاوی خواہشات اور عمل پر ایک سچے احمدی کو بند باندھ دینا چاہئے۔ اگر ہر احمدی اس کی پہچان کر لے، اگر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس زمانہ کے ابراہیم کے ساتھ سچا تعلق قائم کرنے والے ہوں گے اور سچی پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں گے اور ضمناً میں یہ بھی بتا دوں کیونکہ جب سزا کے معاملات میرے سامنے آتے ہیں تو بہر حال اصولی بات ہے سزا دینی پڑتی ہے۔ لیکن جب میں کسی کو سزا دیتا ہوں تو یہ بات میرے لئے بہت تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔

پھر امن کا قیام بھی مسجدوں سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ جو مسجد میں اس نیت سے آئے گا

کہ خالص ہو کر خداتعالیٰ کی عبادت کرنی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرے گا۔ لیکن جو لوگ مسجدوں میں آ کر بھی بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے وہ عملاً اپنے آپ کو سچی اطاعت سے باہر کر رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی کتابوں میں اپنے ملفوظات میں اس قدر دوسروں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپؑ کا سچا پیرو کبھی اس سے صَرفِ نظر کرے۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگ، بعض احمدی اس خوبصورت تعلیم سے دُور ہٹتے چلے جا رہے ہیں اور پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں۔ ایک دوسرے پر الزام تراشیاں، جھگڑے، خاص طور پر میاں بیوی کے جھگڑے ہوں تو پورے کا پورا خاندان اس میں ملوث ہو جاتا ہے۔ پھر لڑکیوں پر، عورتوں پر گندے الزام لگانے سے بھی باز نہیں آتے۔ تو اُن کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے جائزے لیں، کچھ خدا کا خوف کریں۔

مجھے بعض دفعہ شکایات آتی ہیں بعض عہدیدار بھی انصاف کے تقاضے پورے نہ کرتے ہوئے۔ غلط قسم کے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ ان سے بھی مَیں یہی کہوں گا کہ انصاف کے تقاضے پورے کریں۔ اس وحدانیت اور امن کے قیام کی کوشش کریں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ ورنہ عہد کا پاس نہ کرنے والے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے بلکہ خیانت کرنے والے کہلائیں گے۔ اور ایسے لوگ پھر اگر یہاں کسی پکڑ سے بچ بھی جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا حق ادا کرنے والا ہو۔ مسجدوں کی تعمیر اور اس میں عبادتوں کا حق اس طرح ادا کرنے والا ہو جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے۔ آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے والے ہوں۔ امن اور سلامتی کا پیغام دینے والے ہوں۔ مسجد جہاں ہمارے اندر عبادت کا شوق پیدا کرے وہاں ہمیں ایک وحدت کی لڑی میں پرونے کا باعث بھی بنے۔ ہمیشہ ہم میں سے ہر ایک دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے، اپنی خواہشات کو اپنے دین پر قربان کرنے والا بنائے اور بن جائے۔ اس مسجد سے جوں جوں رابطے اور تعارف وسیع ہوں گے، یقیناً بڑھیں گے کیونکہ نئی مسجد بنی ہے تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام ہم نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل سے بھی پہنچانے والے ہوں کہ تبلیغ کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام کے خلاف غلط فہمیاں دُور کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ ہر ایک کا جو عمل ہے وہ جتنا اثر ڈالتا ہے آپ کی بحثیں یا دلیلیں اتنا اثر نہیں ڈالتیں۔ آپ کی نیکی کا اثر یہاں اکثریت پر قائم ہے، اس کو قائم کرنا ہے آپ نے اور اسی نے پھر جماعت کے پھیلنے کے مقصد پورے کرنے ہیں۔ اسی سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

☾ ☾ ☾

ضروری اعلان برائے احباب جماعت ہندوستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۴؍جنوری ۲۰۰۸ء کو وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله (سورہ البقرہ آیت ۲۷۳) یعنی تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ نہیں کرتے پس یہ مومن کی شان ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ اپنا ہر فعل خدا کی رضاء حاصل کرنے کے لئے کرے۔ یہاں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی یہی نشانی بتائی ہے۔ آج ہم جائزہ لیں۔ نظریں دوڑائیں تو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری قربانی دیتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ وہ موتی اور ہیرے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے اور عطا فرما رہا ہے۔ جن کی حسرتیں دنیاوی خواہشات کے لئے نہیں بلکہ قربانیوں میں بڑھنے کے لئے ہیں اور جس قوم کی حسرتیں یہ رخ اختیار کر لیں اس قوم کو کبھی کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا جبکہ خدائی وعدے بھی ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ یہ اعلان کر رہا ہو کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ پس جو کمزور ہیں، نئے احمدی ہوں یا پرانے، تربیتی کمزوریوں کی وجہ سے بھول گئے ہیں یا قربانیوں کی اہمیت سے لاعلم ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسلسل کوشش اور جدوجہد انہیں وہ مقام دلائے گی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقام ہے۔ اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لئے جہاں ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس اہمیت کو سمجھے وہاں انتظامیہ کا بھی فرض ہے کہ احباب جماعت کو اس کی اہمیت بتائیں۔‘‘

ماہِ رمضان کے مبارک ایام شروع ہو چکے ہیں۔ لہٰذا تمام احباب جماعت ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ ماہ رمضان کے نصف تک مکمل چندہ وقف جدید ادا کر دیں۔ تا کہ بروقت صد فیصد ادائیگی کرنے والوں کے اسماء بغرض دعا حضور انور کی خدمت اقدس میں بھجوائے جا سکیں۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں غیر معمولی برکتیں عطا فرمائے۔ آمین (ناظم وقف جدید قادیان)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

’’بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ الہام کا دروازہ اس اُمت پر بند ہے حالانکہ انہوں نے قرآن مجید پر کماحقہٗ غور نہیں کیا اے سمجھدار جان لے کہ یہ قول بالبداہت باطل ہے اور قرآن وسنت اور صلحاء کی شہادتوں کے خلاف ہے‘‘

(حمامۃ البشریٰ ترجمہ عربی عبارت روحانی خزائن جلد نمبر ۷ ص ۲۹۷)

پس دیکھ لو جس کتاب سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضور علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کو منقطع سمجھتے تھے اسی کتاب نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے جہاں وحی کے منقطع ہونے کا ذکر فرمایا ہے وہاں شریعت والی وحی مراد ہے اور جہاں وحی کے جاری ہونے کا ذکر فرمایا ہے اس سے مراد غیر شرعی وحی ہے جس کا دروازہ اُمت میں کھلا ہوا ہے اور جس کے تمام اولیاء اُمت قائل ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سچے مومنین کے لئے فرماتا ہے لهم البشرىٰ فى الحيوة الدنيا کہ ان کے لئے دنیوی زندگی میں بشارت ہے اور فرمایا تتنزّل عليهم الملائكة الاتخافوا ولا تحزنوا کہ فرشتے ان پر یہ وحی لیکر نازل ہوتے ہیں کہ مت ڈرو اور غم نہ کرو اسی طرح فرمایا ويلقى الروح من امره على من يشاء من عباده کہ وہ اپنا کلام نازل کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (خلاصہ عبارت حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد نمبر ۷ ۲۹۷۔۲۹۸)

پس چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتوں کو صاف نیت ہو کر تقویٰ کے ساتھ پڑھو دروغگوئی اور چالبازی سے پڑھو گے تو کبھی ہدایت حاصل نہیں ہوگی اور دوسروں کو گمراہ کرنے کا عذاب تمہاری گردن پر ہوگا۔

مضمون نگار نے رسالہ ’’اربعین‘‘ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت لکھی ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے نعوذ باللہ شرعی نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اور اس کے لئے حاشیہ اربعین صفحہ ۷ کا حوالہ دیا ہے حالانکہ اس حوالہ میں حضور علیہ السلام نے آیت قرآنی ولو تقول علينا بعض الاقاويل (الحاقہ) کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی جھوٹے الہام بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس میں صرف شریعت والے نبیوں کا ذکر ہے کہ اگر وہ افتراء کریں تو تباہ ہوتے ہیں فرمایا اس میں سب ملہمین شامل ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ شریعت تو امر و نہی کا نام ہے تو پھر میری وحی میں بھی امر و نہی موجود ہے تو پھر خدا کو مجھے بھی تباہ کرنا چاہئے۔ اور پھر آگے اس شبہ کے ازالہ کیلئے کہ کہیں کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ نعوذ باللہ آپ نے آنحضرت کے مقابل پر شرعی نبی ہونے کا دعویٰ فرما دیا ہے صرف چند لائنیں آگے فرماتے ہیں۔

’’ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا...... شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے

(اربعین نمبر ۴ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۴۳۶)

مضمون نگار کو چاہئے تھا کہ مذکورہ عبارت بھی ساتھ ہی لکھتا لیکن چونکہ مذکورہ عبارت لکھنا اس کے لئے موت کے مترادف تھا اس لئے اس نے دروغگوئی کا سہارا لیا اور علماء هم شرّ من تحت اديم السماء کا ثبوت دیا صرف یہی نہیں یہ لوگ جھوٹی عبارتیں بنا کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرنے میں بھی ماہر ہیں چنانچہ اس مضمون میں ایک جگہ کتاب ’’نزول المسیح‘‘ کا حوالہ لکھا ہے کہ:۔

’’محمد میں اور ہمارے میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے‘‘

(نزول المسیح صفحہ ۹۲)

ہمارا چیلنج ہے کہ مضمون نگار نزول المسیح کے صفحہ ۹۲ پر یا اس کے آگے پیچھے کہیں بھی اس عبارت کو ثابت کر کے دکھائے ورنہ یہ ثابت ہوگا کہ شرافت و نجابت کو اس نے چھوا تک نہیں اور یہ کہ اس نے جھوٹ کی نجاست اور اس کی پلیدی کو خوب مزے لے لے کر کھایا ہے۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم حیدر آباد کے ملاؤں کے اس اعتراض کا جواب لکھیں گے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی توہین کی ؟۔ (باقی) منیر احمد خادم

نوٹ: اس شمارہ میں ہم کتاب ’’نزول المسیح‘‘ کی عبارت صفحہ ۸۷ تا ۹۹ درج کرتے ہیں اور انصاف پسندوں سے پوچھتے ہیں کہ غور سے دیکھیں کہ یہ عبارت جس کو نزول المسیح صفحہ ۹۲ کا حوالہ درج کر کے لکھا گیا ہے نزول المسیح میں صفحہ ۹۲ پر کس مقام پر ہے ہم نے احتیاطاً صفحہ ۸۷ سے ۹۹ تک کی عبارت اسی شمارہ میں دوسری جگہ درج کر دی ہے یقیناً یہ عبارت ان صفحات میں نہیں ملے گی اس سے آپ خود ہی ان ملاؤں کے جھوٹ اور یہودیانہ خصلت کا اندازہ لگا لیں۔ اس عبارت کے درج کرنے کا ایک دوسرا مقصد یہ بھی ہے کہ قارئین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دل میں اتر جانے والی مبارک تحریر کا نمونہ بھی ملاحظہ فرما لیں۔ (مدیر)

اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا

اے پاکیزگی کے ڈھونڈھنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے

.........اقتباس از کتاب "نزول المسیح" تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام.........

"اگر مجھ سے سوال کیا جاوے کہ تم نے کیونکر پہچانا اور یقین کیا کہ وہ کلمات جو تمہاری زبان پر جاری کئے جاتے ہیں وہ خدا کا کلام ہے حدیث النفس یا شیطانی القاء نہیں تو میری روح اس سوال کا مندرجہ ذیل جواب دیتی ہے۔

اوّل: جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذّت اور تاثیر ہے۔ وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دور کرتا ہے اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذّت آتی ہے۔ کاش اگر میں قادر ہو سکتا تو میں اس کو بیان کرتا۔ مگر روحانی لذتیں ہوں خواہ جسمانی ان کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھلانا انسانی طاقت سے بڑھکر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے اور اس کی ملاحت حسن سے لذت اٹھاتا ہے مگر وہ بیان نہیں کر سکتا کہ وہ لذت کیا چیز ہے اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلیٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے۔ ایسا ہی اُس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے۔ اگر ایک کلام انسان سنے یعنی ایک آواز اُس کے دل پر پہنچے اور اُس کی زبان پر جاری ہو اور اُس کو شبہ باقی رہ جاوے کہ شاید یہ شیطانی آواز ہے یا حدیث النفس ہے تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہوگی یا حدیث النفس ہوگی کیونکہ خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا بلکہ اُس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے اور اُس کے ساتھ ذرّہ ذرّہ وجود پر تصرف کرنے والے ملایک ہوتے ہیں اور علاوہ اس کے اسکے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت سے خوارق ہوتے ہیں اسلئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے اور اگر اُس کو کوئی اور معجزہ نہ دیا جاوے تو وہ اُس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے اُس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے جو اپنے تئیں صدق وثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے اس کا یقین اُس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے وہ میدان کا بہادر اور استغناء کے تخت کا مالک بن جاتا ہے۔ یہی میرا حال ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں میں اس کی کلام سے ہی اس کی طرف ایسا کھینچا گیا کہ کچھ انکل نہیں آتی کہ مجھے کیا ہو گیا تیز تلواریں میرے اُس پیوند کو چھوڑا نہیں سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا وہ دلائل سے باہر ہے اور بیان سے بلند تر اور براہین سے بالاتر۔ ابتداء میں کلام تھا اُس کلام نے جو کچھ کیا سو کیا۔ وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے اُس نے میری روح پر ابتداء میں محض کلام کے ساتھ تجلی کی اور اپنے مکالمات کا دروازہ میرے پر کھولا۔ پس وہی ایک بات تھی جو بالخصوص میرے لئے کافی کشش ہوئی اور حضرت احدیت کی طرف مجھے کھینچ کر لے گئی اور یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دل پر کیا کیا اثر ڈالے اور مجھے کہاں تک پہنچا دیا اور کیا کیا تبدیلیاں کیں اور کیا میرے دل میں سے لے لیا اور کیا دے دیا۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں اور کس پیرایہ میں دلوں پر بٹھا دوں جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا کوئی نہیں جانتا مگر میں اور جس محبت کے مقام پر میرا قدم ہے کوئی نہیں جانتا مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ابتداء اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے جس کی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا جیسا کہ ایک زبردست بگولہ ایک تنکے کو ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے پس میرے پاس یہ ذکر کرنا کہ کیوں وہ کلام جو تم پر نازل ہوا حدیث النفس نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ کیوں ممکن نہیں کہ تمہارا یہ خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے ہو اور زبان سے بولتے ہو اور کانوں سے سنتے ہو یہ غلط خیال ہو۔ پس عزیزو! تم سوچو اور سمجھ لو کہ کیا وہ شخص جس کو معلوم ہے کہ آنکھ بند کرنے سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا اور کانوں کے بند کرنے سے پھر کچھ سن نہیں سکتا۔ اور زبان کے کاٹے جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا وہ ایسے منکرانہ جرح کو کچھ حقیقت نہیں سمجھے گا یا شک میں پڑے گا کہ شاید میں آنکھ سے نہیں دیکھتا اور کان سے نہیں سنتا اور زبان سے نہیں بولتا۔ سو اسی طرح میرا حال ہے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے جس سے میں پیدا ہوا اس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے جو پہلے نہ تھا۔ اور ایک رُوح عطا کی ہے جو پہلے نہ تھی میں نے ایک بچہ کی طرح اُس کی گود میں پرورش پائی اور اُس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا۔ وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ اس سے زیادہ کوئی بدذاتی نہیں ہوگی کہ میں یہ کہوں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ میں اُسی طرح اُس کو خدا کا کلام جانتا ہوں جس طرح میں یقین رکھتا ہوں کہ میں زبان سے بولتا ہوں اور کانوں سے سنتا ہوں اور میں کیونکر اُس سے انکار کروں اُس نے تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ اور ایک ٹھنڈی ہوا کی طرح ہر ایک حبس کے وقت میں مجھے راحت بخش ہوا۔ وہ اُن زبانوں میں بھی مجھ پر نازل ہوا جن زبانوں کو میں نہیں جانتا تھا جیسا کہ زبان انگریزی اور سنسکرت اور عبرانی اس نے بڑی بڑی پیشگوئیوں اور عظیم الشان نشانوں سے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا کلام ہے اور اُس نے حقائق و معارف کا ایک خزانہ میرے پر کھول دیا جس سے میں اور میری تمام قوم بے خبر تھی۔ وہ کبھی کبھی زبان عربی یا انگریزی یا کسی دوسری زبان کے اُن دقیق اور نا معلوم الفاظ میں میرے پر نازل ہوا جن سے میں بے خبر تھا تو کیا باوجود ان روشن ثبوتوں کے کوئی شک کا مقام ہو سکتا ہے کیا یہ باتیں پھینک دینے کے لائق ہیں کہ ایک کلام جس نے معجزہ کی طاقت دکھلائی اور اپنی قوی کشش (بعض میرے معجزات کے ظہور کا باعث خود میرے دشمن ہو گئے کہ انہوں نے مجھ کو مقابل پر رکھ کر خود دعا کر دی کہ جو ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے پہلے مر جائے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسمٰعیل علیگڑھی اور جیسا کہ جھوٹے پر لعنت کی دُعا محمد حسن متوفی نے کی اور پھر بعد اس کے وہ سب کے سب مر گئے اور یقیناً سمجھو کہ اگر ان میں سے ہزار مولوی بھی مجھے مقابل رکھ کر ایسی دعا کرتا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے تو ضرور وہ تمام گروہ علماء مر جاتا جیسا کہ یہ لوگ مر گئے کیا کسی مغرور مولوی کو اس معجزہ میں بھی شک ہے۔ منہ) ثابت کی اور غیب کے بیان کرنے میں وہ بخیل نہیں نکلا بلکہ ہزارہا امور غیبیہ اُس نے ظاہر کئے اور ایک باطنی کمند سے مجھے اپنی طرف کھینچا اور ایک کمند دُنیا کے سعید دلوں پر ڈالا اور میری طرف انکو لایا اور ان کو آنکھیں دیں جن سے وہ دیکھنے لگے اور کان دئے جن سے وہ سننے لگے اور صدق وثبات بخشا جس سے وہ اس راہ میں قربان ہونے کیلئے موجود ہو گئے تو کیا یہ تمام کاروبار شیطانی یا وسوسہ نفسانی ہے کیا شیطان خدا کے برابر ہو سکتا ہے تو پھر کیوں وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ سنو وہ جس نے یہ کلام نازل کیا وہ کیا کہتا ہے اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گذر نہ جائے اور ہم اس دنیا سے کوچ نہ کریں جب تک خدا کے وہ تمام وعدے پورے نہ ہوں جو شخص تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور اس سے بے خبر ہے کہ خدا کا یقینی اور قطعی کلام بھی اُس کے بندوں پر نازل ہوا کرتا ہے اور وہ خدا کے وجود سے ہی بے خبر ہے لہٰذا وہ اپنی طرح تمام دُنیا کو وساوس کے نیچے پامال دیکھتا ہے۔ اور اُس کا یہی عقیدہ ہوتا ہے کہ بجز وساوس اور اضغاث احلام اور حدیث النفس کے اور کچھ نہیں اور غایت کار وہ ظنی طور پر نہ یقینی اور قطعی طور پر الہام الٰہی کا خیال دل میں لاتا ہے مگر ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی الٰہی تجلی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔ کیا خالص نور کے ساتھ ظلمت رہ سکتی ہے پھر جس حالت میں موسیٰ کی ماں کو بھی یقینی الہام ہوا جس پر پورا یقین رکھ کر اس نے اپنے بچہ کو معرض ہلاکت میں ڈال دیا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بجرم اقدام قتل مجرم نہ ہوئی تو کیا یہ اُمت اسرائیل کے خاندان کی عورتوں سے بھی گئی گذری ہے اور پھر اسی طرح مریم کو بھی یقینی الہام ہوا جس پر بھروسہ کر کے اُس نے قوم کی کچھ پرواہ نہیں کی تو حیف ہے اس اُمت مخذول پر جو ان عورتوں سے بھی کمتر ہے۔ پس اس صورت میں یہ اُمت خیر الامم کاہے کو ہوئی بلکہ شر الامم اور اجہل الامم ہوئی اسی طرح خضر جو نبی نہیں تھا اور اس کو علم لدنی دیا گیا تو کیا اس کا الہام ظنی تھا یقینی نہیں تھا تو کیوں اس نے ناحق ایک بچہ کو قتل کر دیا اور اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ الہام کہ نبی ﷺ کو غسل دینا چاہئے یقینی اور قطعی نہ تھا تو کیوں انہوں نے اس پر عمل کیا پس اگر ایک شخص اپنی نابینائی سے میری وحی سے منکر ہے تاہم اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے اور پوشیدہ دہریہ نہیں تو اس کے ایمان میں یہ بات داخل ہونی چاہئے کہ یقینی قطعی مکالمہ الٰہیہ ہو سکتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی یقینی پہلی اُمتوں میں اکثر مردوں اور عورتوں کو ہوتی رہی ہے اور وہ نبی بھی نہ تھے اس اُمت میں بھی اور یقینی اور قطعی وحی کا وجود ضروری ہے تا یہ اُمت بجائے افضل الامم ہونے کے احقر

الامام نہ ٹھہر جائے۔ سوخدا نے آخری زمانہ میں اکمل اور اتم طور پر یہ نمونہ دکھایا ان واقعات سے تعجب نہیں کرنا چاہئے بلکہ درحقیقت انسان کی نجات اسی پر موقوف ہے کہ یا تو وہ خود ایسا شخص ہو جو براہ راست خداتعالیٰ سے شرف مکالمہ اور مخاطبت رکھتا ہو مگر ایسا مکالمہ مخاطبہ نہ ہو کہ جس میں قطعی فیصلہ نہ ہو کہ وہ رحمانی ہے یا شیطانی ہے اور یا وہ شخص نجات پا سکتا ہے جو ایسے شخص کا ہم صحبت اور اُس کے دامن سے وابستہ ہے۔

کیونکہ ظاہر ہے کہ جس قدر دنیا میں گناہ پیدا ہوئے ہیں ان کی یہی وجہ ہے کہ جس قدر انسان کو دنیا کی لذّات اور دنیا کی عزت اور دنیا کے مال و متاع پر یقین ہے یہ یقین آخرت پر نہیں ہے اور جیسا کہ وہ ایک ایسے صندوق پر توکل کر سکتا ہے جو قیمتی جواہرات اور خالص سونے سے بھرا ہوا ہے اور اس کے قبضے میں ہے ایسا وہ خدا پر توکل نہیں کر سکتا اور جیسا کہ دُنیا کی گورنمنٹ اور دنیا کے حکام سے لوگ ڈرتے ہیں اور مداہنہ سے زندگی بسر کرتے ہیں ایسا خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے اس کا کیا سبب ہے؟ یہی سبب ہے کہ دنیا کے پیش افتادہ اسباب اور وسائل ان کی نظر میں ایسے یقینی ہیں کہ دینی عقائد اُن کے آگے کچھ بھی چیز نہیں۔ اب اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ نجات بجز حق الیقین کے ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا (بنی اسرائیل:۷۳) یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ اُس دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ اس سے بھی بدتر۔ تو بغیر یقین کامل کے کیونکر نجات ہو۔ اور اگر ایک مذہب کی پابندی سے نجات نہیں تو اس مذہب سے حاصل کیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تو یقین کے چشمے جاری تھے اور وہ خدائی نشانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اور انہیں نشانوں کے ذریعہ سے خدا کی کلام پر انہیں یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کی زندگی نہایت پاک ہوگئی تھی۔ لیکن بعد میں جب وہ زمانہ جاتا رہا اور اُس زمانہ پر صدہا سال گذر گئے تو پھر ذریعہ یقین کا کون سا تھا۔ سچ ہے کہ قرآن شریف ان کے پاس تھا اور قرآن شریف اس ذوالفقار تلوار کی مانند ہے جس کے دو طرف دھاریں ہیں ایک طرف کی دھار مومنوں کی اندرونی غلاظت کو کاٹتی ہے اور دوسری طرف کی دھار دشمنوں کا کام تمام کرتی ہے مگر پھر بھی وہ تلوار اس کام کیلئے ایک بہادر کے دست و بازو کی محتاج ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ (آل عمران ۱۶۵) پس قرآن سے جو تزکیہ حاصل ہوتا ہے اُس کو اکیلا بیان نہیں کیا بلکہ وہ نبی کی صفت میں داخل کر کے بیان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خداتعالیٰ کا کلام یوں ہی آسمان پر سے کبھی نازل نہیں ہوا بلکہ اس تلوار کو چلانے والا بہادر ہمیشہ ساتھ آیا ہے جو اس تلوار کا اصل جوہر شناس ہے لہٰذا قرآن شریف پر سچا اور تازہ یقین دلانے کیلئے اور اس کے جوہر دکھلانے کے لئے اور اُس کے ذریعہ سے اتمام حجت کرنے کیلئے ایک بہادر کے دست و بازو کی ہمیشہ حاجت ہوتی رہی ہے اور آخری زمانہ میں یہ حاجت سب سے زیادہ پیش آئی کیونکہ دجالی زمانہ ہے اور زمین و آسمان کی باہمی لڑائی ہے۔ غرض جب خداتعالیٰ نے فرمادیا کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا تو ہر ایک طالب حق کیلئے ضروری ہوا کہ اسی جہان میں آنکھوں کا نور تلاش کرے اور اُس زندہ مذہب کا طالب ہو جس میں زندہ خدا کے انوار نمایاں ہوں۔ وہ مذہب مردار ہے جس میں ہمیشہ کیلئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں کیونکہ وہ انسانوں پر یقین کی راہ بند کرتا ہے اور اُن کو قصوں کہانیوں پر چھوڑتا ہے اور اُن کو خدا سے نومید کرتا اور تاریکی میں ڈالتا ہے اور کیونکر کوئی مذہب خدانما ہو سکتا ہے اور کیونکر گناہوں سے چھڑا سکتا ہے جب تک کوئی یقین کا ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتا۔ اور جب تک سورج نہ چڑھے کیونکر دن چڑھ سکتا ہے۔ پس دنیا میں سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں بھلا بتلاؤ کہ ظن بھی کچھ چیز ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پروا ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔ اب بتلاؤ اے مسلمان کہلانے والو کہ ظلمات شک سے نور یقین کی طرف تم کیونکر پہنچ سکتے ہو۔ یقین کا ذریعہ تو خداتعالیٰ کا کلام ہے جو یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (سورہ البقرہ:۲۵۸) کا مصداق ہے۔ سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گذر گئے اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جبکہ صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ قرآن اُترتا تھا اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب اور اُس کے رسول اور اُس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی طاقت سے تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند مینار تک پہنچا سکتے ہو اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے کیلئے اور گناہ سے بچنے کیلئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہیں تا وہ انصاف کر کے تمہارے مذہب کا طالب ہو جائے۔ اس حرکت سے ایک عقلمند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر کو چھوڑ دے اور دوسرے گوبر کو کھالے۔ سچائی کو ہر ایک سعید دل لینے کو طیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو ثابت کر کے دکھلا دے جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اور اُن کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ صرف پوست ہے نہ مغز اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت پھر کوئی کیونکر اُس کو قبول کرے اور جس بیماری سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک شخص مذہب کو تبدیل کرنا چاہتا ہے اگر وہی بیماری اُس دوسرے مذہب میں بھی ہے تو اس تبدیلی سے بھی کیا فائدہ۔ یوں تو برہمو بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایک خدا کے قائل ہیں مگر خدا کا قائل وہی ہے جس کی یقین کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور وہی گناہ سے بچ سکتا ہے کہ جو یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھتا ہے باقی سب قصے جھوٹ ہیں اور سب کفارے باطل ہیں سو وہی زندہ خدا اس آخری زمانہ میں اپنے تئیں پیش کرتا ہے تا لوگ ایمان لاویں اور ہلاک نہ ہوں۔ قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا کلام مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ باعث اس کے اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اور اگر واقعات خارجیہ کی شہادت کچھ چیز ہے تو تم انصافاً آپ ہی شہادت دے سکتے ہو کہ اس موجودہ زمانہ میں تمہاری کیا حالتیں ہیں سچ کہو کہ کیا تم گناہوں سے اور تمام اُن حرکات سے جو تقویٰ کے برخلاف ہیں ایسے ڈرتے ہو جیسا کہ ایک زہر ہلاہل کے استعمال سے انسان ڈرتا ہے۔ سچ کہو کہ کیا تم اس تقویٰ پر قائم ہو جس تقویٰ کے لئے قرآن شریف میں ہدایت کی گئی تھی۔ سچ کہو کہ وہ آثار جو سچے یقین کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ تم میں ظاہر ہیں۔ تم اس وقت جھوٹ نہ بولو اور بالکل سچ کہو کہ کیا وہ محبت جو خدا سے کرنی چاہئے اور وہ صدق و ثبات جو اس کی راہ میں دکھلانا چاہئے وہ تم میں موجود ہے۔ تم خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہو کہ اس مردار دنیا کو جس صفائی سے ترک کرنا چاہئے کیا تم اُسی صفائی سے ترک کر چکے ہو۔ اور جس اخلاص اور توحید اور تفرید سے خدائے واحد لاشریک کی طرف دوڑنا چاہئے۔ کیا تم اُسی اخلاص سے اس کی راہ میں دوڑ رہے ہو۔ ریاکاری سے بات مت کرو اور لاف زنی سے لوگوں کو خوش کرنا مت چاہو کہ وہ خدا درحقیقت موجود ہے جو تمہارے ہر ایک قول اور فعل کو دیکھ رہا ہے۔ تم بات کرتے وقت اس قادر کا خیال کر لو جس کا غضب کھا جانے والی آگ ہے وہ جھوٹی شیخیوں کو ایک دم میں جہنم کا ہیزم کر سکتا ہے۔ سو تم سچ سچ کہو کہ تمہارے قدم دنیا کی خواہشوں یا دنیا کی آبروؤں یا دنیا کے مال و متاع میں پھنسے ہوئے ہیں یا نہیں۔ پس اگر تمہیں خدا پر یقین حاصل ہوتا تو تم اس زہر کو ہرگز نہ کھاتے اور قریب تھا کہ دنیا اس زہر سے مر جاتی اگر خدا یہ آسمانی سلسلہ اپنے ہاتھ سے قائم نہ کرتا اور اگر تم چالاکی سے کہو کہ ہم ایسے ہی ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا اور ہم میں گناہ کی کوئی تاریکی نہیں اور پورے یقین کے انجن سے ہم کھینچے جا رہے ہیں تو تم نے جھوٹ بولا ہے اور آسمان اور زمین کے بنانے والے پر تہمت لگائی ہے اس لئے قبل اس کے کہ جو تم مرو خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے گی۔ یقین اپنے نوروں کے سمیت آتا ہے کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا ہے مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا۔ اے غافلو یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر جا نہیں سکتا اور اندرونی کدورتیں اور دل کی مہلک بیماریاں بغیر یقین کے دُور نہیں ہو سکتیں۔ جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو یہ رسم اسلام ہے نہ حقیقت اسلام۔ حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے اور دل میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے اور سفلی زندگی مر جاتی ہے اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ یہ سب کچھ یقین کے بعد آتا ہے اور یقین اُس یقینی کلام کے بعد جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ خدا، خدا کے ذریعہ سے ہی پہچانا جاتا ہے نہ کسی اور ذریعہ سے۔ تم میں سے کون ہے جو اپنے ہم کلام کو شناخت نہیں کر سکتا۔ پس اسی طرح مکالمات کی حالت میں معرفت میں ترقی ہوتی جاتی ہے بندہ کا دُعا کرنا اور خداتعالیٰ کا لطف اور رحم سے اس دُعا کا جواب دینا نہ ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ بعض موقعہ پر بیس بیس دفعہ یا تیس تیس دفعہ یا پچاس پچاس دفعہ یا قریباً تمام رات یا قریباً تمام دن اسی طرح ہر ایک دُعا کا جواب پانا اور جواب بھی فصیح تقریر میں اور بعض دفعہ مختلف زبانوں میں اور بعض دفعہ ایسی زبانوں میں جن کا علم بھی نہیں اور پھر اس کے ساتھ نشانوں کی بارش اور معجزات اور تائیدوں کا سلسلہ۔ کیا یہ ایسا امر ہے کہ اس قدر مسلسل مکالمات اور مخاطبات اور آیات بینات کے بعد پھر خدا کی کلام میں شک رہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ایسا امر ہے کہ اس کے ذریعہ سے بندہ اسی عالم میں اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے اور دونوں عالم اس کیلئے بلاتفاوت یکساں ہو جاتے ہیں اور جس طرح نورہ کے استعمال سے یکدفعہ بال گر جاتے ہیں ایسا ہی اس نور کے نزول جلال سے وحشیانہ زندگی کے بال جو جرائم اور معاصی سے مراد ہے کالعدم ہو جاتے ہیں اور انسان مُردوں سے بیزار ہو کر اس دلآرام زندہ کا عاشق ہو جاتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور جیسا کہ تم دنیا کی چیزوں سے بے صبر ہو ویسا ہی وہ خدا کی دوری پر صبر نہیں کر سکتا۔ غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ جب خدائے ذوالجلال کسی اپنے بندہ کو اپنی طرف کھینچتا

چاہتا ہے تو اپنا کلام اُس پر نازل کرتا ہے اور اپنے مکالمات کا اس کو شرف بخشتا ہے اور اپنے خارق عادت نشانوں سے اُس کو تسلی دیتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اُس پر ثابت کر دیتا ہے کہ وہ اس کا کلام ہے تب وہ کلام قائم مقام دیدار کا ہو جاتا ہے اُس روز انسان سمجھتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ انا الموجود کی آواز سنتا ہے خدا تعالیٰ کی کلام سے پہلے اگر انسان کا خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہوتا ہے تو بس اسی قدر کہ وہ مصنوعات پر نظر کر کے یہ خیال کر لیتا ہے کہ اس ترکیب محکم ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے لیکن یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے یہ مرتبہ ہرگز بجز مکالمات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتا اور گندی زندگی جو تحت الثریٰ کی طرف ہر لحظہ کھینچ رہی ہے وہ ہرگز دُور نہیں ہوتی۔ اسی جگہ سے عیسائیوں کے خیالات کا بھی باطل ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ابن مریم کی خودکشی نے اُن کو نجات دیدی ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ تنگ و تاریک دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں جو مجوبیت اور شکوک اور شبہات اور گناہ کا دوزخ ہے پھر نجات کہاں ہے نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہو جاتا ہے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اُس کا خدا درحقیقت موجود ہے جو مجرم اور سرکش کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اس کے دُنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچاوے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر یک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے کہ وہ مجھے جلا دے گی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے کھا لے گا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ بے شمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ مجھے ہلاکت تک پہنچائے گی تم فی الفور اس سے رُک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رُک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اس مرغزار میں چر نہیں سکتی جس میں شیر سامنے کھڑا ہے۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے اور تم تو انسان ہو اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اُسے گناہ سے بچا لے گا۔ اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اُسے یقین نہیں کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے سو وہ گناہ جو خدا سے دُور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے کاش میں کس دف کے ساتھ اس کی منادی کروں کہ گناہ سے چھوڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے اور وہ مرکب یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا۔ کس قدر اس کی تیز رفتار ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی اور زمین پر پھیلتی ہے وہ بھی اس کی سرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اے پاکیزگی کے ڈھونڈھنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اُس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اُترتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے تم دیکھتے ہو کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو اسی طرح خدا شناسی کی بینائی محض اپنی انکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلّالہ ہے۔ وہ اُترتا ہے اور خدا کا نور اُس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اُترتا ہے اُس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں۔''

(کتاب نزول المسیح صفحہ ۸۷ تا ۹۹۵)

☆☆☆☆☆

دعوتِ فکر

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

یارو! خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں	خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟
باطل سے مَیل دِل کی ہٹاؤ گے یا نہیں	حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟
کب تک رہو گے ضِدّ و تعصب میں ڈوبتے	آخر قدم بصِدق اُٹھاؤ گے یا نہیں؟
کیونکر کرو گے ردّ جو محقق ہے ایک بات	کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں؟
سچ سچ کہو۔ اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب	پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 12

دُور لے جا رہی ہیں۔ ہر احمدی اس بات کو پیش نظر رکھے۔ اگر تو وہ احمدی کہلواتا ہے تو بہت احتیاط سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے بارہ میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4)۔ مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اس عمر میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں اور وہ لغو ہوتے ہیں جن میں سے ایک انٹرنیٹ (Internet) بھی ہے کہ بعض نوجوان لوگ اس کو غلط کاموں میں استعمال کر رہے ہیں۔ بجائے اس سے فائدہ حاصل کرنے کے یہ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور لڑکے اور لڑکیوں کی دوستیاں بڑھانے کے لئے یہ استعمال ہو رہا ہے۔ بعض اوقات بداخلاق اور فحش فلمیں بھی انٹرنیٹ پر چل رہی ہوتی ہیں جو کہ مہذب لوگوں کے لئے نہیں ہوتیں۔ یہ فلمیں نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ کرتی ہیں اور بہت سے لوگ اس کی وجہ سے اپنی زندگیوں کو تباہ کر لیتے ہیں۔ بعض والدین بھی اپنے بچوں کی وجہ سے فکرمند ہوتے ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکیوں کی وجہ سے۔ احمدی ہر صورت میں ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے بچے۔ اگر خدا نے یہ ایجادات ہمیں عطا فرمائی ہیں تو ان کے مثبت استعمال کی طرف توجہ ہو۔ اسے تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ بے شمار اعتراضات ہیں جو اسلام کے خلاف اٹھائے جا رہے ہیں۔ اگر ہر مُلک کا احمدی ان اعتراضات کے جواب دینے لگے تو مد مقابل کو خاموش ہونا پڑے گا۔ یہ بات مَیں بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ احمدی لڑکے اور لڑکیاں خاص طور پر انٹرنیٹ کے استعمال کے بارہ میں ہوشیار رہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حیا اور پاکدامنی مذہب کا خاصہ اور حصہ ہیں۔ اور ہر احمدی لڑکے اور لڑکی کو اس کا خیال رکھنا چاہئے تبھی وہ نیکی اور تقویٰ میں بڑھ سکیں گے اور تبھی وہ اس قابل ہوں گے کہ بُری باتوں سے بچ سکیں۔ پس ہر احمدی مرد ہو یا عورت، نوجوان ہو یا بوڑھا، جس نے احمدیت قبول کی ہے اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرے وگرنہ جماعت کی طرف منسوب ہونے کا کیا فائدہ۔ آپ کے آنے کا مقصد یہی ہے کہ جو فاصلہ بندے اور اس کے خالق کے درمیان آ گیا تھا وہ ختم ہو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمیں ایک عظیم مقصد کے لئے قربانی کرنی ہے اور وہ قربانی کیا ہے؟ وہ قربانی ہمارے نفسوں کی قربانی ہے اور ہماری نفسانی خواہشات کی قربانی ہے۔ یہ قربانیاں ہمیں جماعت کا ایک مؤثر اور گرانقدر حصہ بنائیں گی اور ہم اپنے ملک کے بہترین شہری بن جائیں گے۔ میری مزید یہ بھی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ میں یہ پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نائیجیریا کو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں بھی نمایاں کر دے۔ ہر شخص کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے مُلک کو اپنی ذاتی خواہشات پر ترجیح دیں اور مُلک سے محبت اور قربانی کا مقام ہر احمدی میں نمایاں ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو جلسہ پر آئی ہیں ان دعاؤں کا مستحق بنائے جو درد بھری دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کی چھوٹی سی بستی میں کیں تا لوگ خدا کو پہچانیں اور اس سے تعلق بڑھائیں۔ اللہ کرے کہ ہر لحظہ آپ کی محبت خلافت احمدیہ سے بڑھے۔ جن نائیجیرین کو مَیں ملا ہوں یا جن سے خط و کتابت ہوئی ہے مَیں نے ان سب کو اخلاص و وفا میں بہت آگے پایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ اخلاص و وفا مزید بڑھے اور مجھے ہمیشہ آپ کی طرف سے اچھی خبریں پہنچیں۔ اور اب اس جلسہ میں آپ کے اخلاص و وفا کو جماعت اور خلافت کے لئے دیکھتے ہوئے مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ سب سیدھے راستے پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس صحیح راستے پر جس کی تعلیم ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تعلیم کو ہم پر واضح کیا۔ اللہ آپ کو آپ کے ایمان میں بڑھائے۔ اللہ آپ کو نیکی اور اچھائی میں بڑھائے۔ (آمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پونے ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ نائیجیریا کا یہ تاریخی جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(باقی آئندہ)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

احمدیہ مووومنٹ کے چیف امام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات۔

لجنہ کی جلسہ گاہ میں بچیوں کی طرف سے تہنیتی و پاکیزہ جذبات کا اظہار۔

اس زمانہ میں بہت سی قوموں، رنگوں اور نسلوں کے لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ ان میں سے خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والا وہی ہوگا جو تقویٰ کے راستوں پر چلنے والا ہوگا۔ آپ پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک عہد بیعت کی پاسداری اور دوسرے وطن سے محبت۔ باہمی محبت جماعتی ترقیات کے ساتھ ساتھ ملکی ترقیات کو بڑھانے کا بھی سبب بنے گی۔ احمدیت کا یہ مقصد نہیں کہ ہم نے تعداد میں بڑھنا ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ متقی لوگوں کو بڑھانے والی جماعت ہو۔

جن نائیجیرین کو مَیں ملا ہوں یا جن سے خط و کتابت ہوتی ہے مَیں نے ان سب کو اخلاص و وفا میں بہت آگے پایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ اخلاص و وفا مزید بڑھے۔

(جلسہ سالانہ نائیجیریا سے اختتامی خطاب)

(نائیجیریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4 مئی بروز اتوار 2008ء: صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چاڈ اور کیمرون کے وفود کے ان ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا جو قبل ازیں اپنے ملک کے وفود کی ملاقات میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ان سبھی احباب نے باری باری حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ ساتھ ساتھ ان کے صدر جماعت اور معلّم ان کا تعارف کراتے۔

احمدیہ مووومنٹ کے چیف امام کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات

احمدیہ مووومنٹ کے چیف امام اپنے ایک نمائندہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے لیگوس (Lagos) سے آٹھ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ نائیجیریا میں 1940ء میں ایک گروپ جو بڑی تعداد میں تھا اور امیر لوگ تھے یہ وہاں اس وقت کے امیر اور مبلغ انچارج سے ناراض ہو کر جماعت کے خلاف ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ یا تو نظام جماعت کی اطاعت کریں یا پھر جماعت سے باہر ہو جائیں۔ اس پر یہ لوگ اپنی مسجدیں وغیرہ لے کر باہر ہو گئے تھے۔

صبح نماز فجر کے بعد یہ چیف امام اور ایک اور بزرگ نمائندہ حضور انور سے ملے۔ حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تو ہر چیز روشن اور واضح ہو کر سامنے آرہی ہے۔ آپ یہاں نائیجیریا میں بھی دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں بھی دیکھ رہے ہیں اس لئے اب ضدّ چھوڑ دیں اور واپس آجائیں کیونکہ جماعت کی ترقی اور برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں اور رہنمائی مانگیں اور اب اس بارہ میں سوچیں۔ ان لوگوں نے حضور کی بات بڑے آرام سے سنی اور اثبات میں سر ہلایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ نائیجیریا کا آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے ”حدیقہ احمد“ کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی۔ ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ ”حدیقہ احمد“ پہنچے اور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور لجنہ جلسہ گاہ پہنچے خواتین اور بچیوں نے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ سب نے یک زبان ہو کر لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ کا ورد کیا اور دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور سٹیج پر تشریف لے گئے۔

لجنہ کی جلسہ گاہ میں بچیوں کی طرف سے تہنیتی نغمات و پاکیزہ جذبات کا اظہار

اس موقع پر مختلف رنگوں کے لباس میں ملبوس بچیوں نے انگریزی زبان یوربا اور ہاؤسا زبان میں خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں خوش آمدید کہا کہ ہم صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نائیجیریا تشریف لانے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم اس بابرکت موقع پر حضور کو صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آج ہم بہت خوش ہیں کہ حضور ہم میں موجود ہیں۔

اس کے بعد ایک بچی رشیدہ راجی نے یوربا زبان میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہتے ہوئے ایک نظم پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

خدا کا شکر ہے کہ مقررہ ماہ کا مقررہ دن آن پہنچا۔ ہم تمام محامد کے مالک خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ خلافت کے صد سالہ جشن کے موقع پر تمام طاقتوں کے مالک، عالی و کبیر، تمام روشنیوں والے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہ رحمٰن ہے، وہ رحیم ہے، تمام طاقتیں صرف اس کی ذات میں جمع ہیں۔ وہ بہت اعلیٰ ہے۔ میرا وہ آسمانی آقا جس نے نافرمانوں کو ہمیشہ ناکام بنایا۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ دن دکھایا اور اس بابرکت اجتماع کے منعقد ہونے پر بھی خدا کے شکرگزار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس طرح کے اور بھی بابرکت مہ و سال دکھائے۔

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کی مہربانیاں اور انعامات لاتعداد ہیں اور ہمیں اس سے مزید فضلوں کا طالب ہونا چاہئے۔

آج اس موقع پر تمام جماعت کو ہدیۂ تہنیت پیش کرتی ہوں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں فلاح اور اپنے مقاصد میں عالی مقام، عافیت اور ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ مَیں نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے روحانی باپ، اپنے نہایت معزز مہمان حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔ ہم آپ کے اسلام کی خدمت کے منصوبوں کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر میدان میں کامیاب و کامران کرے۔

ہم ان تمام خلفاء کرام کو جو اَب ہم میں نہیں ہیں اس مبارک موقع پر یاد کرتے ہیں۔ ان تمام نے اسلام کی ترقیات میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام روحوں کو اپنے بے انتہا انعامات سے نوازے۔

اے ہمارے روحانی باپ! حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد روح القدس کے ساتھ کرے اور جماعت کو ترقیات سے نوازے۔

ہم اپنے امیر مشہود فشولا صاحب کو بھی اس موقع پر مبارکباد کا پیغام دیتے ہیں۔ آج جو اس جلسہ میں شامل نہیں ہوا اس نے بہت کچھ کھویا۔ مَیں ان الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتی ہوں۔ وہ اس کو نہیں پا سکتا جو ہم نے پایا ہے۔ وہ جو اس جلسہ کا حصہ نہ بن سکا وہ اس کو نہیں پا سکتا جو ہم نے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خواتین اور بچیوں میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ جنہوں نے صد سالہ جوبلی تقریبات کے تعلق میں مختلف علمی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ بعد ازاں سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے احباب نے پرجوش نعرے لگائے اور کچھ دیر تک جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔

جلسہ سالانہ نائیجیریا کا اختتامی اجلاس

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عبداللطیف الوری صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ اس کے بعد محی الدین صاحب معلم نائیجیریا نے نظم پڑھی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب جماعت اور نوجوانوں میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ جنہوں نے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس تقریب انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے اٹھاونویں (58) جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو آپ کو استعدادیں دی ہیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے آپ نے جلسہ کے ان تین دنوں کے پروگراموں سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ میرا خطبہ جمعہ نیز دونوں خطبات جو تھے اس میں مَیں نے آپ کے سامنے وہ راستے بیان کئے تھے جو خدا اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے بیان کئے ہیں اور امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں اور سہل طریق پر بیان کئے ہیں تاکہ جو کوئی بھی ان پر عمل کرے بآسانی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے۔ جیسے ایک اچھی حکومت روڈ (Road) اور موٹروے (Motor way) پر منزل تک پہنچنے کے سائن بورڈ لگاتی ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ راستہ فلاں جگہ تک جاتا ہے۔ یا یہ کہ فلاں جگہ اتنے میل کے فاصلہ پر ہے۔ یا مسافر کو راستے ہیں آنے والے خطرات کے بارہ میں بتاتے ہیں۔ جیسے Steep Hill کے بارہ میں یا Slippery Road کے بارہ میں مختلف اشارے ہوتے ہیں۔ یہ تمام سائن اس لئے ہوتے ہیں تا کہ یہ مسافر کو آسانی اور حفاظت سے اس کی منزل مقصود تک پہنچادیں۔ تو جب خدا تعالیٰ اس دنیا میں رسولوں کو بھیجتا ہے تو وہ ان کو اس لئے بھیجتا ہے تا کہ وہ بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لے آئیں۔ نیز رسولوں کو اس وقت بھیجتا ہے جب گمراہی کا دور دورہ ہوتا ہے اور لوگ راہ ہدیٰ سے ہٹ چکے ہوتے ہیں۔ راہ ہدیٰ کو بھول چکے ہوتے ہیں اور لاقانونیت کا زور ہوتا ہے۔

جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بھیجا تو اس نے وہ تمام اشارے دئے جو اس تک لے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ اس نے وہ امور بھی پیش کئے جو لوگوں کو بلند مراتب تک لے جانے والے تھے تا کہ انسان جلد از جلد اپنی منزل تک پہنچ جائے اور یہ کہ یہ راستے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان راستوں پر نہیں چل سکتا اور نہ ہی ہر کوئی منزل مقصود کو کامیابی سے پا سکتا ہے۔ یہاں پر کچھ شرائط ہوتی ہیں جو ان راستوں پر چلنے کے لئے اور منزل مقصود کو پانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور ہر ایک کو وہ صحیح اور درست ذریعہ اس مسافت کو طے کرنے کے لئے چاہئے ہوتا ہے۔ وہ ذریعہ کیا ہے؟ وہ ذریعہ کامل یقین اور دینی احکامات کی بجا آوری ہے۔

آنحضرت ﷺ ایک کامل تعلیم کے ساتھ مبعوث ہوئے لیکن ابوجہل اور اس کے بہت سے ساتھی ان طریقوں سے اجتناب کرتے رہے اور خودفریبی میں مبتلا رہے کہ وہ اپنے لوگوں کے سردار ہیں اور وہ بہت ذہین اور قابل ہیں۔ لیکن ان کی خودفریبی اور اپنی ذات میں بڑائی کی وجہ سے انہوں نے خدا تعالیٰ کا انکار کیا اور وہ اپنے کفر میں بڑھ گئے۔ اس کے برعکس بہت سے کمزور اور غلاموں نے بشمول سیدنا بلالؓ کے بہت ساروں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو قبول کرلیا اور اپنے ایمان کی وجہ سے انہوں نے وہ بلند مراتب حاصل کئے جو ان کے دشمنوں کو حاصل نہ ہو سکے۔ یہ وہی بلالؓ ہیں جو افریقی غلام تھے۔ جن کو تپتے سورج کی روشنی میں گرم دنوں میں تپتی ریت پر لٹایا جاتا تھا اور گرم پتھر ان پر رکھے جاتے تھے اور بُری طرح مارا جاتا تھا۔ ان کے صبر کی وجہ سے اور ان کی زیادتیٔ ایمان کی وجہ سے دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سیدنا بلالؓ کہہ کر پکارا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ان راستوں پر پوری طرح عمل کرتے ہیں ان کے لئے بلند مقام رکھا ہے۔ جو لوگ بُرے راستوں سے ہٹ جاتے ہیں وہ ہر وقت ان جگہوں کو نظر میں رکھتے ہیں جہاں سڑک دو ردیہ ہو رہی ہوتی ہے یا روڈ (Road) کے By section کو نظر میں رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو منزل مقصود کے بارہ میں معلومات حاصل کر لیتے ہیں ور آگے بڑھنے کا راستہ معلوم کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ہمیں بھی بعض امور کو مدّنظر رکھنا چاہئے جو چار ہیں جس میں سے ایک یقین کامل، دوسرا مناسب حال نیک اعمال بجالانا، تیسرا Submission عاجزی، انکساری اور چوتھا کامل اطاعت ہے۔ اور عصر حاضر میں جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ رسول کریم ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان امور کو بیان کیا ہے جو کہ اصل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے سائن بورڈ اصل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے بھیجا کہ مہدی دراصل صحیح معنوں میں لوگوں کی رہنمائی کرنے والا ہوگا۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی پیشگوئیوں میں بیان فرمایا تھا کہ مسلمان تدریجاً اپنی حقیقی تعلیم کو بھول جائیں گے اور اخلاقی اور ایمانی تنزلی کا شکار ہوں گے تب امام مہدی کی بعثت ہوگی۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ وہ مسیح و مہدی بھیجا گیا اور ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اس پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم میں روحانی تبدیلی و ترقی پیدا ہو کیونکہ خدا کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ کون کون ہے؟ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں ایک شخص جو اپنے آپ کو ابوالحکم کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے رسول کریم ﷺ کی دشمنی کی وجہ سے ابوجہل کے نام سے جانا جانے لگا۔ جس کا مطلب ہے جاہلوں کا باپ اور ایک وہ شخص جو بے یار و مددگار غلام تھا وہ سیدنا بلالؓ کے نام سے جانا جانے لگا۔ تو اگر کوئی بھی شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک مقام و مرتبہ رکھتا ہے تو وہ شخص ہے جو اپنی زندگی کو تقویٰ کے ساتھ گزارتا ہے اور احکامات دینیہ پوری طرح بجا لاتا ہے اور ثبات قدم دکھاتا ہے۔ مَیں نے اپنے گزشتہ خطاب میں بھی یہ بات بیان کی تھی کہ کچھ اچھے کام ہوتے ہیں جو کرنے ضروری ہوتے ہیں جو ذاتی، روحانی اور قومی ترقی میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ آج مَیں پھر کچھ احکامات بیان کروں گا جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔

سب سے پہلے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کے امیر یا غریب ہونے سے کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوتا یا یہ کہ کون کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات و ارشادات کے مطابق اس کے نزدیک صاحب عزّت و منزلت وہ شخص ہے جو تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے اور اچھے کام کرنے والا ہے۔ اس ضمن میں قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّاُنۡثٰی وَجَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ (سورۃ الحجرات 14)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

اس زمانہ میں بہت سی قوموں، رنگوں اور نسلوں کے لوگ احمدیت کو قبول کر رہے ہیں تو یہاں ان میں سے ہر ایک کے لئے کھلا میدان ہے۔ لیکن ان میں سے خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والا وہی ہوگا جو تقویٰ کے راستوں پر چلنے والا ہوگا اور جو پوری طرح مناسب حال نیک اعمال بجالائے گا۔

یہاں نائیجیریا میں بھی بہت سے قبائل ہیں ان میں سے بعض اپنے آپ کو بعض سے بالاتر سمجھتے ہیں اور بعض قبائلی دشمنیوں کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ قبائل اور قومیں تو صرف جان پہچان کے لئے بنائی گئی ہیں تو جو وہ دشمنی کرتے ہیں یہ بھی ایک امتحان ہے۔ احمدی لوگوں کو اس دشمنی سے اور ان امور سے بھی جو باہمی تفرقہ کا باعث ہوں اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر آپ لوگوں نے بھی اس قبائلی تصادم کو اپنایا تو آپ لوگ راستبازی کے رستہ سے ہٹنے والے ہوں گے اور اگر ایک مرتبہ آپ لوگ اس راستی کے راستہ سے ہٹنے والے ہوگئے تو آپ لوگ کبھی خدا کا قرب پانے والے نہ ہوں گے۔

اس بات کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نہ تو تمہارے جسم کی وجہ سے اور نہ قوم کی وجہ سے خوش ہوتا ہے بلکہ وہ تو ہمیشہ تقویٰ کو دیکھتا ہے۔

نیز فرمایا: موت کے بعد قومیت ختم ہو جاتی ہے۔ قومیت اور قبائل تو پہچان کے لئے ہیں ان کا خدا سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ خدا سے محبت کرنا ہی تقویٰ میں بڑھاتا ہے اور یہی مراتب کی بلندی تک لے جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہونے والے امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا جب ہم اقرار کرتے ہیں تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم تقویٰ کی ان راہوں کو دوبارہ قائم کرنے والے ہوں گے جن کو دنیا نے بھلا دیا تھا اور رسول کریم ﷺ کے دین کو قائم کرنے اور پھیلانے والے ہوں گے اور مَیں نے اپنے گزشتہ خطاب میں بھی یہ بات بیان کی تھی کہ یہ بات ایمان لانے والوں کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ وہ اپنے عہدوں کی پاسداری کریں۔ سو ہر ایک احمدی خواہ وہ یوروبا ہے، ہاؤسا ہے، فولانی ہے یا کسی قبیلے سے تعلق رکھتا ہو یا وہ کسی اور ملک کا باشندہ ہو یورپین ہو، نائیجیرین ہو یا پاکستانی ہو یاد رکھے کہ وہ خدا کے نزدیک تب ہی مقام پانے والا ہوگا جب وہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے والا ہوگا۔ اس کی پہچان اس بات سے نہ ہوگی کہ وہ کس قبیلہ سے تھا یا کس ملک سے بلکہ اس کے تقویٰ سے اس کی پہچان ہوگی۔ یاد رکھیں کہ جب ایک شخص جو دنیا میں بھیجا جاتا ہے تو وہ اس ایک خدا کی عبادت کرنے والا ہے جس نے قبائل اور قوموں کو بنایا ہے۔ خدائے واحد وہی ہے جس نے حکم دیا ہے کہ صرف میری عبادت کرو۔ مَیں ہی ہوں جو لَاشَرِیک ہوں اور جس کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔ اگر کوئی جنت پانا چاہتا ہے تو یہ جنت پانا اس کے اپنے نیک اعمال کی وجہ سے ہوگا اور اس کے تقویٰ کی وجہ سے ہوگا اور اگر جہنم کسی کا ٹھکانہ ہوگا تو جو بھی جہنمی ہوگا وہ اپنے اعمال کا مزا چکھنے والا ہوگا۔ سب کی سزا برابر ہوگی۔ یہ اس وجہ سے نہ ہوگا کہ فلاں شخص فلاں قبیلہ یا قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ایک سے اس کے اعمال کے مطابق حساب ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قانون جو بنائے جاتے ہیں وہ اس بات کو مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں تا کہ عدل و انصاف قائم ہو۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ مساوی تعلیم یافتہ لوگوں میں سے فوقیت فلاں یا فلاں قبیلہ یا قوم سے تعلق رکھنے والوں کو دی جائے گی۔ نائیجیریا کا قانون بھی تمام نائیجیریا کے باشندوں کے لئے ایک سا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض دفعہ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک ہوتا ہے تو وہ اس کی ذاتی تعلق داری یا رشتہ داری کی بنا پر ہوتا ہے۔ جہاں تک قانون بنانے کا تعلق ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کو جو متقی ہے۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کا مزا چکھتا ہے تو وہ اس کے تقویٰ کی وجہ سے ہے نہ کہ اس کے قبیلے یا قوم کی وجہ سے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی بھی اس کے اس کی جناب میں قابل فخر نہیں ہو سکتا۔ تو ایمان لانے والوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ روحانی مراتب خدا کے رنگ اپنانے اور انصاف کو قائم کرنے سے نصیب ہوتے ہیں اور احمدی تو اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ ایمان لانے والا ہے تو وہ ضرور اس بات کو یاد رکھے کہ وہ ناانصافی نہیں کرے گا بلکہ وہ اپنے اختیارات کو انصاف سے استعمال کرے گا اور تقویٰ کو بھی ملحوظ رکھے گا۔ حق، حق داروں کے حوالے کرے گا۔ کسی اور قبیلہ کا حق اپنے قبیلہ کو ہرگز نہ دے گا کیونکہ یہ تقویٰ سے دُور کی بات ہے۔ یہ ان رستوں سے دُور کی بات ہے جن پر چلنے کا عہد ایک احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد بیعت باندھ کر کیا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ آپ پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک عہد بیعت کی پاسداری اور دوسرے وطن سے محبت۔

انصاف کو کبھی نہ چھوڑیں۔ اگر ایک دفعہ آپ نے انصاف اور غیر جانبدارانہ رویہ کو قائم کر دیا تو آپ سب سے زیادہ اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں لے آئیں گے۔ ورنہ یاد رکھیں، آپ کا قبیلہ، طاقت اور دولت آپ کو کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نائیجیریا پر بہت مہربان ہے۔ اپنا فضل کرتے ہوئے اس نے اس کو بہت سی قدرتی معدنیات سے نوازا ہے۔ آپ کے پاس پٹرولیم، گیس اور معدنیات جیسے زنک، لائم سٹون، آئرن اور کولم بائٹ (Colum Biete) ہیں۔ اللہ نے آپ کو زراعت سے بھی نوازا ہے۔ کئی فصلیں یہاں اُگتی ہیں اور کئی اگائی جاسکتی ہیں۔ اس سے زیادہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے آباء واجداد کو بہت خوش قسمت بنایا کہ انہوں نے تمام رسولوں کو مانا۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کو بھی مانا۔ اسی وجہ سے ملک کی اکثریت مسلمان ہے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے احمدیوں کو اور بھی نوازا ہے۔ یہ تمام نوازشات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ احمدی خدا کا شکر ادا کریں تا کہ وہ خدا بڑھا بڑھا کر اپنے فضلوں سے نوازے۔ اپنے اچھے اعمال کو بڑھائیں۔ جب خدا تعالیٰ مومنوں پر انعامات کرتا ہے تو ان کے نیک اور اچھے اعمال کی وجہ سے کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ۔ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (لقمان:13)۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو بھی شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے اور بہت صاحب تعریف ہے۔

تو ایک قانون جو اس آیت میں بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کے انعامات کا شکر ادا کرتے رہو تا کہ خدا تعالیٰ تمہارے شکر ادا کرنے کی وجہ سے تم پر مزید انعامات کرتا رہے۔ یہ تم ہی ہو جو اس چیز کے محتاج ہو ورنہ اللہ کو تو کوئی پرواہ نہیں۔ نہ تمہاری نمازوں کی اور نہ تمہاری تسبیح وتحمید کی۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم:8)۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

پس اگر تم چاہتے ہو کہ مستقل طور پر اللہ کے انعامات آپ پر ہوتے رہیں تو آپ اس کے حضور شکر ادا کرتے رہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو اس آیت میں بڑے واضح طور پر انجام کے بارہ میں فرما دیا ہے کہ پھر کیا نتیجہ نکلے گا۔ ایک سچے مومن کی روح اس سے کانپ جاتی ہے۔ مَیں نے ابھی بتایا ہے کہ کیا سزا ہے جو مل سکتی ہے، جو ایمان لانے والوں کو تباہ کر سکتی ہے۔ تو ہر ایک ایمان لانے والے کو چاہئے کہ وہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور یہ بات کامل فرمانبرداری کی وجہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب آپ اپنی کامل فرمانبرداری کو اللہ اور اس کے رسول سے خاص کرتے ہیں تو چاہئے کہ آپ اس طریق کار کو ملحوظ رکھیں جس کو ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ سب سے پہلے اپنے دلوں کو خدا کی محبت سے بھر لیں، ہر وقت اس کی حمد وتعریف کریں اور اس کے احسانوں کو یاد کرتے رہیں اور سوچیں کہ امام وقت کو ماننے کی وجہ سے اس نے مجھے کس قدر خوش قسمت بنایا ہے۔ اس امام وقت کو جو مکمل طور پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر بھی شکر ادا کرتے رہیں کہ اس نے میرے ملک کو کس قدر معدنیات سے پُر وسائل والا بنایا ہے۔ پھر اس کی حمد کے ساتھ تعریف وتسبیح کرتے رہیں اور آخر پر اپنی طاقتوں اور قوتوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں ان کو صحیح طور پر بروئے کار لاتے ہوئے ان کا صحیح استعمال کریں اور اس بات پر بھی خدا کا شکر کریں۔ جیسے کسان اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اچھے طریق پر کھیتی باڑی کرے تا کہ دوسرے لوگ خوراک کی قلت کا شکار نہ ہوں۔ فیکٹری کا مالک بہترین پروڈکٹس تیار کرے۔ نہ صرف یہ کہ اس کے ملک کی ضروریات پوری ہوں بلکہ انٹرنیشنل مارکیٹ کے معیار کے مطابق ہوں۔ اسی طرح اگر ایک مزدور ہے تو وہ شکر گزاری کے ساتھ خوب محنت کرے۔ خلاصہ کلام یہ کہ خدا تعالیٰ کی نعماء صحیح طریق پر، جو اس نے آپ کو دی ہیں ان کا استعمال کریں۔ اگر یہ نعماء صحیح طریق پر استعمال نہ ہوئیں تو یہ بھی ناشکری ہوگی اور یہ بات خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دعا کرے کہ خدا تعالیٰ اس کے ملک کے ہر فرد کو ان نعمتوں سے نوازے تا یہ نہ ہو کہ ناشکری کی وجہ سے وہ ان نعمتوں سے محروم رہنے والے ہوں۔ یہ بات ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھائے گی۔ وہ اپنے ملک کے باشندوں کو بتا تا رہے کہ ان کی کامیابی کا دارو مدار خدا تعالیٰ سے تعلق اور شکر میں اور باہمی محبت میں ہے۔ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کا یہ بھی ذریعہ ہے کہ اس خدا کا جو بے نیاز ہے شکر ادا کرتا رہے۔ وگرنہ اس کے اختیار میں واپس لے لینا بھی ہے اور نواز دینا بھی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وطن سے محبت کا اظہار کرے اور ملک کے باشندوں سے بھی۔ اس کو چاہئے کہ وہ اس طریق پر اپنی زندگی بسر کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور اہم بات جس کی طرف مَیں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ باہمی محبت ہے جو جماعتی ترقیات کے ساتھ ساتھ ملکی ترقیات کو بڑھانے کا بھی سبب بنے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (المائدہ:3) اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ اس نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔

یہ حقیقی ایمان لانے والوں کے لئے ایک حکم خداوندی ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں زیادتی پر نہ اکسائے خواہ مقابل پر کافر ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دشمنی تم کو عدل وانصاف دکھانے سے نہ روکے۔ جب دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے زیادتی کرنے والی ہوں گی تو انصاف کو ملحوظ نہ رکھا جائے گا اور اس کے بعد ایمان لانے والے اور کافروں کے درمیان رأفت کا رشتہ قائم نہ رہے گا۔

ہم احمدی ایک طرف تو اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تا کہ ہم اپنے نفسوں کو پاک کریں۔ نہ صرف اپنے نفس کو بلکہ معاشرہ کو بھی۔ جب کہ دوسری طرف ہم اپنے ہی ملک کے باشندوں سے ناروا سلوک رکھیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے بداخلاقی کے بدلہ میں بھی بداخلاقی سے پیش مت آؤ بلکہ تم ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لو۔ یہ وہ احکام ہیں جو تمہیں تمہارے مدّ مقابل کے بارہ میں دئے جاتے ہیں۔ پس مسلمانوں کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہئے کیونکہ وہ آپس میں بھائی ہیں۔ تو ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دوسرے سے بھائیوں والا سلوک کرے۔ جب ایک احمدی کہتا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی جماعت میں شامل ہو گیا ہے تو اس کے اخلاق کا بلند ہونا بھی نظر آنا چاہئے۔ باقی مسلمانوں کی نسبت اس کے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔ قطع نظر اس کے کہ دوسرا کس قبیلہ کا ہے وہ اس سے حقیقی بھائیوں کی طرح سلوک کرے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ انصاف کی تعلیم ہمیں حقوق کی ادائیگی سے نہیں روکتی۔ ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دی جاتی ہے کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا دشمنوں سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔ جس قدر ہم پیار، محبت اور انصاف لوگوں کو دیتے ہیں ان کو بھی دینا چاہئے۔ آپ لوگ جو نائیجیریا کے باشندے ہیں آپ عہد کرتے ہیں کہ اپنے ملک سے محبت کریں گے۔ جب نائیجیریا کا قومی ترانہ پیش کیا جاتا ہے تو یہ بھی ہر نائیجیرین پر فرض ہے کہ وہ احترام سے کھڑا ہو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا لادین ہی کیوں نہ ہو۔

تعلقات میں یہ ضروری ہے کہ باہمی انصاف ورواداری کو ملحوظ رکھا جائے۔ جب انصاف قائم ہو جائے گا تو ہر بُرائی دور ہونے لگے گی اور جب ہر بُرائی دور ہونے لگے گی تو باہمی محبت بڑھنے لگے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معاشرہ میں امن ہوگا اور جب معاشرہ میں امن قائم ہوگا تو ملک ترقی کرے گا۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھے۔ اگر اس بات کو ملحوظ نہ رکھا تو احمدیت کی آغوش میں آنا کوئی معنی نہیں رکھے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کا یہ مقصد نہیں کہ ہم نے تعداد میں بڑھنا ہے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ متقی لوگوں کو بڑھانے والی جماعت ہو۔ وہ ایسے لوگوں کی جماعت ہو جو خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور جو اچھے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو باہمی محبت کا حکم دیتا ہے۔ اللہ یہ نہیں کہتا کہ ان سے انصاف نہ کرو جو احمدی نہیں ہیں اور جو مسلمان نہیں۔ مذہب کا معاملہ تو بندے کا خدا کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرۃ:257) کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ گو ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنے مذہب کی اچھائی بیان کرتے رہیں لیکن پھر بھی جبر واکراہ کا کہیں بھی حکم نہیں۔ جو دین کی بات نہیں سننا چاہتا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے تمہارے ساتھ نہیں۔ آپ کی ڈیوٹی تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو حقوق اور ذمہ داریاں آپ پر عائد کی ہیں آپ ان کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد کرو تا تم تقویٰ کو پانے والے ہو۔ اگر کسی بھی مذہب یا قبیلہ کا آدمی آپ کو مدد کے لئے بلاتا ہے تو ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اس کی مدد کرے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بُرے کاموں میں مدد نہیں کرنی اور ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کرنی ہے جو بُرا ہے۔ اگر ہر احمدی بُرے کاموں میں مدد کرنا چھوڑ دے اور بڑھ کر اچھے کاموں کو کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو معاشرہ کا حقیقی امن آپ کے نام سے قائم ہوگا۔ اچھائی (Goodness) کیا ہے؟ اچھے کام اور نیک کام ہیں۔ وہ کام ہیں جو اللہ پسند کرتا ہے۔ اللہ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے اور وہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے بندے کو مشکل میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ:83)۔ لوگوں سے اچھے طریق پر بات کرو۔ یہ نہیں کہ تم اپنے تعلقات کی وجہ سے اچھے طریق پر بات کرو یا مسلمانوں سے اچھے طریق پر بات کرو بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب لوگوں سے محبت سے بات کرو۔ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات بہتر ہوں اور تمام مضبوط تعلقات اس بات پر منحصر ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہونے کی وجہ سے ہم ان تبدیلیوں کو اپنے اندر لانے والے ہوں گے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں رونما ہوئی تھیں۔ صحابہ میں کیا تبدیلیاں تھیں جو پیدا ہوئیں؟ انہوں نے اپنے اخلاق کے معیار بلند کئے، قربانیوں کے معیار بلند کئے، یہاں تک کہ وہ اپنے بھائیوں کا اپنے سے زیادہ خیال رکھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اس طرح بیان فرمایا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:10)۔ وہ دوسروں کو اپنے پر فوقیت دیتے ہیں خواہ انہیں تنگی کا سامنا ہو۔ یہ اچھے اخلاق کی ایک بڑی مثال ہے کہ وہ اپنے لئے کچھ زیادہ نہیں رکھتے۔ جبکہ ان کی قربانی کے معیار یہ ہیں کہ وہ اپنی خوراک کو اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر تقسیم کرتے تھے۔ جب آپ ان اخلاق کو اپنا لیں گے تو نیکی پھیلے گی اور نفسانیت ختم ہوگی۔ جب متقی بندہ کام کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام نہیں کرتا بلکہ وہ اس کام کو جماعت کے حساب میں شمار کرواتا ہے اور ملکی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جس قدر وہ آسائش میں ہے اس کا بھائی بھی ہو جائے۔ اگر آپ مدد کی بجائے ان کی جڑیں کاٹنے لگ جائیں تو دوسرے کی عزت نفس کو تباہ کر رہے ہوں گے، اپنے اخلاق کو تباہ کر رہے ہوں گے اور جماعت کو ملک کی نیک نامی کو داغدار کر رہے ہوں گے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کا حکم دیا ہے تا کہ محبت کی فضا قائم ہو۔ جو مُلکی ترقی کا باعث بنے گی۔ ہر احمدی کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

ایک بات اور ہے جو مَیں نوجوانوں سے کرنی چاہتا ہوں۔ نوجوان خدام الاحمدیہ اور نوجوان لجنہ اماء اللہ کو۔ اس زمانہ میں جبکہ بہت سی نئی ایجادات ہو رہی ہیں جو کہ آپ کو خدا کے نزدیک لے جانے والی ہو سکتی ہیں مگر آپ کو اس سے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان دارالامان میں ہفتہ قرآن کریم کا کامیاب انعقاد

محترم امیر جماعت احمدیہ قادیان کی منظوری سے مسجد ناصر آباد میں مورخہ ۱۵رجولائی تا ۲۲رجولائی نہایت کامیاب ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد عمل میں آیا۔

اس بابرکت اجلاس کے پہلے دن مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے صدارت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے قرآن مجید کی بے مثل خصوصیات کے اہم موضوع پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ ہفتہ قرآن کریم کا دوسرا دن محترم ظہیر احمد صاحب خادم کی صدارت میں شروع ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظر وقفِ جدید بیرون نے مذہبی رواداری اور اخلاقیات قرآنی تعلیمات کی روشنی میں کے اہم ترین موضوع پر نہایت اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر اجلاس نے احباب کو نصائح فرمائیں اور اجلاس ختم ہوا۔ تیسرے دن کے شبینہ اجلاس کی صدارت محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے فرمائی اس اجلاس میں محترم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے تقریر کی آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''مرد و عورت کے حقوق اور اصلاح معاشرہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں'' اس موضوع پر آپ نے نہایت پُر مغز تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے اپنے صدارتی خطاب میں مرد اور عورت کے حقوق کو واضح کیا۔ بعد دُعا تیسرے دن کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ چوتھے دن کے اجلاس میں مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی تقریر تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا کہ ''خلفائے راشدین کی فضیلت اور متقی اور منافق کی علامات قرآن کریم کے حوالے سے''۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد کی صدارت میں محترم کوثر صاحب نے مذکورہ موضوع پر نہایت اختصار سے روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے اسی موضوع پر دس منٹ کے لئے خطاب کیا۔ بعد دُعا چوتھے روز کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پانچویں دن محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا عبد الوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے مسلمانوں کی خلافت کی نعمت سے محرومی کی وجوہ اور اسلامی اجتماعیت کا واحد حل قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے تنزل کی واضح الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ دوبارہ مسلمانوں کو متحد کرے گا اور مسلمان کی خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوگی۔ آخر میں آپ نے خلافت احمدیہ کے حوالے سے جماعت پر خلافت کی برکات کا ذکر کیا۔ محترم صدر اجلاس نے خلافت سے وابستگی کے بارہ میں احباب کرام کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دُعا کروائی۔

چھٹے دن مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں محترم مولانا عبد المومن صاحب راشد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے منکرین نبوت و خلافت کا انجام کے موضوع پر آپ نے انبیاء کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے مخالفین کا انجام واضح کیا اسی طرح آپ نے خلفائے احمدیت کے خلاف ہونے والی سازشوں کا ذکر کیا اور منکرین خلافت کے انجام کا تفصیل ذکر کیا اور قرآن مجید سے منکرین نبوت پر ہونے والے عذاب کا ذکر کیا۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے موضوع کے پیش نظر چند اہم امور کو اپنے انداز میں بیان کیا اور منکرین نبوت و خلافت کا مختصر تذکرہ کیا اور آخر میں دعا کروائی اور چھٹے دن کا شبینہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ساتویں اور آخری دن محترم سید سرور صاحب صدر مرافعہ بورڈ قادیان کی صدارت میں محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے حاکم اور رعایا کے حقوق و فرائض از روئے قرآن کے موضوع پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کے امن پسند اصولوں کو اپنا کر ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

آخر میں محترم صدر اجلاس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایک اقتباسات موضوع کی مناسبت سے پڑھ کر سنائے اور دعا کروائی۔

ہفتہ قرآن کریم (بمقام ننگل باغبانہ): ماہ جولائی کی ۲رتاریخ سے ۹رتاریخ تک مسجد احمدیہ ننگل باغبانہ میں نہایت کامیابی ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد ہوا مکرم قریشی محمد رحمۃ اللہ صاحب قائمقام صدر حلقہ ننگل نے نہایت محنت کے ساتھ پروگرام ترتیب دیا۔ اس پروگرام کے پہلے دن خاکسار مبشر احمد بدر کی صدارت میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب بیگ نے قرآن کریم کی روشنی میں تربیت اولاد کے متعلق وضاحت سے روشنی ڈالی۔ خاکسار نے قرآن کی عظمت اور خصوصیات کو بیان کیا۔ دوسرے دن مکرم مولوی طاہر احمد صاحب بیگ کی صدارت میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب سلیجہ نے تقریر کی جس میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کے حوالہ سے بیان کیا۔ تیسرے دن مکرم مولانا عبد المومن صاحب راشد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں مکرم مولوی علی حسن صاحب نے تقریر کی جس میں فضائل قرآن کو اختصار سے بیان کیا۔ چوتھے روز مکرم نشاط احمد صاحب کی صدارت میں مکرم مولوی تنویر احمد صاحب ناصر استاذ جامعۃ المبشرین نے قرآن کریم کے حوالہ سے چند اہم تربیتی امور بیان کئے۔ پانچویں دن مکرم قریشی محمد رحمۃ اللہ صاحب کی صدارت میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب زاہد نے تقریر فرمائی۔ مورخہ ۸ جولائی بروز منگل مکرم مولوی علی حسن صاحب کی صدارت میں مکرم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب لون نے قرآن کریم اور سابقہ کتب میں امتیاز کے اہم موضوع پر روشنی ڈالی۔ ساتویں اور آخری روز مکرم الحاج رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی قادیان کی صدارت میں خاکسار مبشر احمد بدر نے قیامت کا ثبوت از روئے قرآن پیش کیا۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے چند اہم تربیتی امور بیان کئے اور دعا کروائی۔ دُعا کے بعد احباب میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے احکامات و تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مبشر احمد بدر مربی سلسلہ قادیان)

قادیان میں نماز کسوف وخسوف کی ادائیگی

مورخہ یکم اگست ۲۰۰۸ء بروز جمعۃ المبارک کو دنیا کے مختلف ممالک میں سورج گرہن دیکھا گیا۔ نماز جمعہ کے خطبہ میں مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے سورج اور چاند گرہن کے متعلق قرآن اور حدیث کی روشنی میں حقائق بیان کئے۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اجرام فلکی میں یہ طبعی تبدیلی انسان کو اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ جس طرح حالات کے تغیر سے سورج اور چاند کی روشنی کم ہو جاتی ہے اسی طرح مختلف عوارض سے دل کے نور کو بھی گہن لگ سکتا ہے اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی بچا سکتا ہے۔ سو اس فضل کے حصول اور روحانی مدارج میں ترقی کی طرف توجہ دلانے کے لئے کسوف و خسوف کے موقع پر دو رکعت نماز رکھی گئی ہے۔ حسب حالات ہر رکعت میں کم از کم دو رکوع کئے جاتے ہیں یعنی قرأت کے بعد رکوع کیا جاتا ہے پھر قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جاتا ہے اور پھر رکوع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعد نماز جمعہ ساڑھے تین بجے مسجد ناصر آباد میں ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نماز کسوف و خسوف پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے سورج اور چاند گرہن کے متعلق سائنسی نقطہ نگاہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ظاہر ہونے والے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے چند اہم نکات بیان فرمائے۔ بعدہٗ آپ نے دُعا کروائی۔ (ادارہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 16

پس دُعائیں کریں انسانیت کے لئے، تمام دنیا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کے لئے۔ آج کل جماعت کی مختلف جگہوں پر جو مخالفتیں ہو رہی ہیں اس حوالے سے بھی بہت دُعائیں کریں ہم بہت کمزور ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غلبہ کے وعدے ہیں ان وعدوں کا حصہ دار بننے کے لئے ہمیں ان ایام میں خصوصی دعائیں کرنی چاہئے اور خاص طور پر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت عطا فرما دے۔ اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل دعا کی تلقین فرمائی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے میرے اللہ میں تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور ایسا عمل جس سے مجھے تیری محبت حاصل ہو جائے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لئے میرے نفس میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

فرمایا: قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (سورۃ المنافقون:۱۰) یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں۔ فرمایا: اس زمانے میں ان چیزوں سے نجات حاصل کرنے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے کی چیزیں پہلے سے بڑھ کر پیدا ہو چکی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو جن کو خدا نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں اور اے وہ لوگو جو دنیا کے مختلف ممالک میں مظلومیت کے دن گزار رہے ہو! خدا نے تمہیں موقع دیا ہے کہ اللہ کے حضور میں رمضان کو دُعاؤں میں گزارو یہ خلافت کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئے گئے وعدے ہماری زندگیوں میں پورے ہوں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17600 میں بشارت احمد ڈار ولد مکرم خواجہ عبدالرحمٰن ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد: زرعی زمین بر مشتمل باغ بیس کنال ہے جس سے سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے ہے۔ ایک مکان نیا تعمیر شدہ جس کی مالیت اندازاً دس لاکھ روپے ہے۔ اس سے ملحق پرانا مکان اور گاؤخانہ ہے قیمت ایک لاکھ روپے۔ یہ مکانات دس مرلہ پر تعمیر ہوئے ہیں ۔ بینک میں سوشیئرز ہیں ان پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از پینشن سالانہ -/7246 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء   العبد: بشارت احمد ڈار   گواہ : عنایت اللہ منڈاشی

وصیت نمبر:17601 میں مطیع اللہ ڈار ولد مکرم برہان الدین ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ   العبد: مطیع اللہ ڈار   گواہ : محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17602 میں جبینہ شاہد زوجہ مکرم مظفر احمد شاہد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: دو انگوٹھیاں قیمت چار ہزار روپے۔ جھمکے ایک جوڑی قیمت پچیس سو روپے۔ زیور نقرئی: ایک انگوٹھی قیمت دوسو روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند پچیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد   الامۃ: جبینہ بیگم   گواہ : محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17603 میں امۃ الرحمٰن زوجہ مرحوم خواجہ سعید احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری ماہانہ آمدنی فیملی پنشن کی صورت میں مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر جو کہ ایک ہزار روپے تھا اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی ۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد   الامۃ: امۃ الرحمٰن   گواہ : فرید احمد ڈار

وصیت نمبر:17604 میں راشدہ نعیم زوجہ نعیم احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.10.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ حق جو دو ہزار روپے ملے تھے اس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش سالانہ -/12000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اور میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد   الامۃ: راشدہ نعیم   گواہ : سلیق احمد ڈار

وصیت نمبر:17605 میں جاویدہ اختر زوجہ مکرم عبدالقیوم لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: سیٹ ایک عدد وزن 44.700 گرام۔ سیٹ ایک عدد 60.640 گرام۔ چوڑیاں تین عدد 45.940 گرام۔ چین دو عدد 23.030 گرام۔ انگوٹھی دس عدد 36.000 گرام۔ جھمکے تین جوڑی 44.440 گرام۔ بالیاں دو جوڑی 3.200 گرام۔ پونڈ دو عدد۔ زیور نقرئی: سیٹ چاندی ایک عدد وزن 40.000 گرام۔ چین ایک عدد 18.000 گرام ۔ انگوٹھیاں تین عدد وزن 7.500 گرام ۔ مذکورہ بالا زیورات کی قیمت اندازاً -/2,07,000 روپے (دو لاکھ سات ہزار) ہے۔ حق مہر جو کہ خاوند سے حاصل کیا ہے چالیس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/9700 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد   الامۃ: جاویدہ اختر   گواہ : ناصر احمد ندیم

وصیت نمبر:17606 میں محمد اشفاق نائک ولد مکرم عبدالرشید نائک قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جائیداد انہیں کے نام ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد   العبد: اشفاق احمد نائک   گواہ : سلیق احمد ڈار

وصیت نمبر:17607 میں حسینہ اختر زوجہ مکرم مشتاق احمد ریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کوئی جائیداد وغیرہ نہیں ہے۔ حق مہر بیس ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد   الامۃ: حسینہ اختر   گواہ : مشتاق احمد ریشی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

وصیت نمبر:17608 میں غلام علی نائک ولد مکرم عبدالمنان نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/1953 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ العبد: غلام علی نائک گواہ: محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17609 میں مشتاق احمد رشی ولد مکرم لال دین ریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گذارہ آمداز مزدوری ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ العبد: مشتاق احمد ریشی گواہ: محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17610 میں سلیق احمد ڈار ولد مکرم رفیق احمد ڈار قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد العبد: سلیق احمد ڈار گواہ: محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17611 میں نعیم احمد ڈار ولد مکرم غلام محمد ڈار مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.10.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین 15 کنال جس سے سالانہ آمدنی معین نہیں ہے جو بھی آمدنی ہوگی اس پر حصہ آمد ادا کروں گا۔ ایک مکان، ایک گاؤ خانہ جس کی مالیت دو لاکھ روپے ہے جو پندرہ مرلہ رقبہ پر تعمیر ہوئے ہیں۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ العبد: نعیم احمد ڈار گواہ: سلیق احمد ڈار

وصیت نمبر:17612 میں عبدالمنان نائک ولد مرحوم عبدالرحمٰن نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین مشتمل بر باغ 7 کنال اور خالی زمین جو کہ باغات سے مبرہ ہے 2 کنال ہے جس کی آمدنی موسم پر منحصر ہے۔ اس سے بھی جو آمدنی ہوگی اس پر بھی حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ ایک نیا مکان اور ایک گاؤ خانہ اور ایک مکان ہے جس کی مالیت تقریباً دس لاکھ روپے ہے جو پندرہ مرلہ رقبہ پر تعمیر ہوئے ہیں ان پر بھی یہ وصیت حسب قواعد جاری ہوگی۔ میرا گذارہ آمداز جائیداد و تجارت سالانہ -/2,00000 (دو لاکھ) روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ العبد: عبدالمنان نائک گواہ: سلیق احمد ڈار

وصیت نمبر:17613 میں محمد الیاس لون ولد مکرم مطیع اللہ لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: خاکسار کے پاس جائیداد میں صرف دو کمرے مکان ہیں جن کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہے۔ زمین اور مکان وغیرہ مشترکہ ہے والدین حیات ہیں جب بھی مجھے کچھ ملے گا اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/9919 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ العبد: محمد الیاس لون گواہ: سلیق احمد ڈار

وصیت نمبر:17614 میں عبدالخالق نائک ولد مکرم غلام محمد نائک قوم احمدی مسلمان عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین ڈیڑھ کنال قیمت قریباً ایک لاکھ روپے۔ مذکورہ زمین سے مکئی وغیرہ کی صورت میں کم وبیش بارہ ہزار روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میرا گذارہ آمداز جائیداد سالانہ -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحمٰن فیاض العبد: عبدالخالق نائک گواہ: داؤد احمد ڈار

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

هفت روزه بدر قادیان

Weekly BADR Qadian

Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 11 September 2008 | Issue No. 37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

اللہ کو ڈھال بناؤ گے تو اللہ خود تمہاری ڈھال بن جائے گا اور نہ صرف بڑے گناہوں سے بچائے گا بلکہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچائے گا

ـــــــــ شرط یہ ہے کہ خود کو ان شرائط کا پابند کرو جو اللہ تعالیٰ نے روزوں کے تعلق میں بیان فرمائی ہیں ـــــــــ

رمضان کو دُعاؤں میں گزارو یہ خلافت کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ھے۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔

مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۵ ستمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُاللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوااللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ: ۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

پھر فرمایا: آج کل ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے مہینہ میں سے گزر رہے ہیں اور جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ روزے بغیر مقصد کے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے تقویٰ میں ترقی کے لئے اور اپنا قرب عطا کرنے کے لئے اور دُعاؤں کی قبولیت کے لئے تربیتی کورس کے طور پر رکھے ہیں۔ پہلی آیت میں فرمایا ہے کہ روزے اس لئے فرض ہیں کہ تقویٰ اختیار کرو یعنی ہر قسم کی برائی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ اللہ کو ڈھال بناؤ گے تو اللہ خود تمہاری ڈھال بن جائے گا اور نہ صرف بڑے گناہوں سے بچائے گا بلکہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچائے گا شرط یہ ہے کہ خود کو ان شرائط کا پابند کرو جو اللہ تعالیٰ نے روزوں کے تعلق میں بیان فرمائی ہیں۔ تمہارے کان، آنکھ، ناک زبان ہر عضو کا روزہ ہونا چاہئے۔ تمہیں خود کو ایک ڈسپلن کے اندر کرنا ہوگا تب جا کر تقویٰ کا وہ مقام حاصل کر سکو گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ ڈھال تمہیں نصیب ہو جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ پس تقویٰ اس ڈھال کے پیچھے آتا ہے جو روزے کی ڈھال ہے اور ایسے ہی روزے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں خود اس کی جزاء بن جاتا ہوں۔ پس اس ڈھال کا فائدہ تب ہوگا جب انسان اپنے ہر عضو کو گناہ سے بچائے گا۔ ایسی مجالس میں نہ بیٹھے جو لغو مجالس ہیں اور جہاں ایک دوسرے کی چغلیاں کی جاتی ہیں۔ غض بصر کا خیال رکھے۔ فضول اور لغو فلموں سے بچنے کی کوشش کرے۔ رمضان میں یہ عادت پڑے گی تو امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ زندگی میں روزوں کا فیض پانے والے ان چیزوں سے بچتے رہیں گے۔ اسی طرح ہاتھ کا روزہ ہے۔ کوئی غلط کام ہاتھ سے نہ کرو۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ کسی دوسرے کے لئے بھی ایسا کام نہ کرو جس سے خدا نے روکا ہے مثلاً اگر خود شراب پینا حرام ہے تو دوسرے کو پلانا بھی گناہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دوسروں کو پلانے والوں پر بھی لعنت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اگر ان لوازمات کے ساتھ روزہ نہیں رکھا جاتا تو تمہارے بھوکا رہنے کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں۔ پس اللہ نے روزوں کے اس مہینے میں ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان دنوں میں میری خاطر صرف ناجائز چیزوں سے ہی نہیں بچنا بلکہ جائز چیزوں سے بھی بچنا ہے۔ یہ ایک ایسا جہاد ہے جس سے تمہارے اندر صبر پیدا ہوگا اور یہ مجاہدہ تمہاری روحانی حالت کو درست کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کے احکامات اور اس کی تفصیلات کے ساتھ اِنِّی قَرِیْبٌ کا بھی اعلان فرمایا ہے اور اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ جب تم میری عبادت کرو گے تو میں خود تمہاری جزا بن جاؤں گا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی ایک بندے کو حاصل ہو جاتی ہے ہمارا خدا جو رب العالمین اور تمام کائنات کا مالک ہے جب اپنے بندے کے متعلق دیکھتا ہے کہ وہ تمام شرائط کے ساتھ رمضان کا مہینہ گزار رہا ہے تو اس کو اپنے ساتھ چمٹاتا ہے، تو اس کو اپنی خوشنودی عطا فرماتا ہے۔ پس روزے اللہ کا قرب پانے اور دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہیں۔ پہلے سے بڑھ کر اپنے رب کو پکاریں لیکن یاد رکھیں کہ صرف اپنے ذاتی مقاصد کے لئے نہیں بلکہ اپنی پکار میں اس کی رضا کو بھی شامل کرلیں۔ ایسے ہی بندوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کریمہ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے پس میں بہت ہی قریب ہوں میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اُس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دونگا۔ اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دیگا۔ مگر جب وہ دور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جاویگی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اُس کی کوئی ہستی ہے بھی پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اُس کی آواز کو سن لیں۔ یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل کا گفتار قائمقام ہے دیدار کا ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے جب درمیانی پردہ اُٹھ جاویگا تو اُس کی آواز سنائی دیگی۔“ (الحکم جلد ۸ صفحہ ۳۸، ۳۹ مورخہ ۱۰-۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶، ۷)

پس اللہ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ رمضان کے ذریعہ درمیانی پردے اور حجاب اٹھانے کی کوشش کریں تا کہ قبولیت دعا کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 13

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17615 مَیں علی محمد پنڈت ولد مکرم خواجہ عبد العزیز پنڈت قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر61 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان رہائشی و کچن وگاؤخانہ قیمت اندازاً بارہ لاکھ روپے۔ زمین از قسم باغات وغیرہ دس کنال قیمت اندازاً دس لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد سالانہ -/1,00000 (ایک لاکھ روپے ہے۔ ماہوار پنشن -/5000 روپے۔ آمد از ثمر باغ سالانہ -/40,000 روپے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحکیم وانی العبد: علی محمد پنڈت گواہ : بشارت احمد ڈار

وصیت نمبر:17616 مَیں زاہدہ اختر زوجہ مکرم نعمت اللہ لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر56 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30.10.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: انگوٹھی ایک عدد 8 گرام قیمت 6000 روپے۔ کانوں کے جھمکے دو جوڑی 14 گرام قیمت گیارہ ہزار روپے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے کے حصہ آمد پانچ سو روپے کی ادائیگی کردی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بشارت احمد ڈار الامۃ: زاہدہ اختر گواہ : عنایت اللہ منڈاشی

وصیت نمبر:17617 مَیں طاہرہ شہناز زوجہ مکرم جاوید احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر24 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: انگوٹھی سات عدد قیمت تقریباً پندرہ ہزار روپے۔ ہار دو عدد قیمت تقریباً پینتالیس ہزار روپے۔ چین پنڈلم ایک عدد قیمت تقریباً دس ہزار روپے۔ جھمکے دو جوڑی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپے۔ کڑے دو جوڑی قیمت تقریباً پچیس ہزار روپے۔ بالی ایک جوڑی قیمت تقریباً دو ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند پچاس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/9600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مسعود احمد ڈار الامۃ: طاہرہ شہناز گواہ : مظفر احمد شاہد

وصیت نمبر:17618 مَیں جاوید احمد ڈار ولد مکرم مسعود احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈینٹسٹ (پرائیویٹ) عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ ابھی جائیداد وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/1,00000 (ایک لاکھ) روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مسعود احمد ڈار العبد: جاوید احمد ڈار گواہ : مظفر احمد شاہد

وصیت نمبر:17619 مَیں داؤد احمد ڈار ولد مکرم بشارت احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں جائیداد مشترک ہے۔ تقسیم ہونے پر میرے حصہ میں جو جائیداد آئے گی اس کی اطلاع انشاء اللہ کردوں گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عنایت اللہ منڈاشی العبد: داؤد احمد ڈار گواہ : مظفر احمد شاہد

وصیت نمبر:17620 مَیں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم محمد عبد اللہ نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر60 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: جھمکے دو جوڑی قیمت اوسطاً سات ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند پندرہ سو روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد اللہ نائک الامۃ: طاہرہ بیگم گواہ : مظفر احمد شاہد

وصیت نمبر:17621 مَیں حنیفہ الیاس زوجہ مکرم محمد الیاس ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: چاندی کے دو سیٹ۔ حق مہر بذمہ خاوند اٹھارہ ہزار روپے۔ نقد رقم پندرہ ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد الیاس ملک الامۃ: حنیفہ الیاس گواہ : غلام نبی نیاز

وصیت نمبر:17622 مَیں بشارتہ بیگم زوجہ مکرم بشارت احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر55 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: جھمکے کانوں کے دس گرام ایک انگوٹھی پانچ گرام اور دو بالیاں تین گرام کل وزن 18.05 گرام (22 کیریٹ) قیمت تقریباً نو ہزار روپے۔ ایک گائے جس کی قیمت تقریباً دس ہزار روپے ہے اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش سالانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد الامۃ: بشارتہ بیگم گواہ : داؤد احمد ڈار

وصیت نمبر:17623 مَیں روحی شبنم زوجہ مکرم طاہر بشارت ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر33 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: خاکسار کے پاس تقریباً 203.670 گرام سونے کے زیورات ہیں جو سب بائیس کیریٹ کے ہیں جن کی موجودہ قیمت تقریباً ایک لاکھ آٹھ ہزار روپے ہیں۔ حق مہر بذمہ خاوند -/46000 رپے ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد الامۃ: روحی شبنم گواہ : داؤد احمد ڈار

وصیت نمبر:17624 مَیں جانہ بیگم زوجہ مکرم علی محمد پنڈت قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر58 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: تین جوڑی کانٹے، چار انگوٹھیاں، تیل، قیمت اندازاً بارہ ہزار روپے۔ ایک چاندی کی انگوٹھی قیمت تین سو روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان،

بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحکیم وانی　　الامۃ : جانہ بیگم　　گواہ : علی محمد پنڈت

وصیت نمبر:17625 میں سارہ بیگم زوجہ مکرم رفیق احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر53 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: جھمکے ایک جوڑی قیمت تین ہزار روپے۔ حق مہر 2000 روپے ملے تھے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد　　الامۃ : سارہ بیگم　　گواہ : رفیق احمد ڈار

وصیت نمبر:17626 میں رخسانہ اختر زوجہ مکرم محمد ظفر اللہ ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر25 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند بیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش سالانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد　　الامۃ : رخسانہ اختر　　گواہ : محمد ظفر اللہ ملک

وصیت نمبر:17627 میں محمد ظفر اللہ ملک ولد مرحوم غلام محمد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر37 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین چھ کنال جس میں ایک کنال مشتمل بر باغ ہے۔ آمدنی از باغ سالانہ دس ہزار روپے۔ آمد از گھاس کئی وغیرہ آٹھ سو روپے۔ ایک پرانا مکان جس میں میرے حصے میں صرف تین کمرے ہیں جن کی قیمت انداز اپندرہ ہزار روپے ہے۔ ایک گائے جس کی قیمت پانچ ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اشفاق نائک　　العبد: محمد ظفر اللہ ملک　　گواہ : مظفر احمد شاہد

وصیت نمبر:17628 میں محمد الیاس ملک ولد مکرم عبدالغنی ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: والدین حیات ہیں آبائی جائیداد مشترک ہے تقسیم ہونے پر میرے حصہ میں جو جائیداد آئے گی اس کی اطلاع انشاء اللہ کردوں گا۔ دو کنال زمین خاکسار نے 2006ء میں خریدی ہے۔ ایک کنال کی قیمت پچیس ہزار اور ایک کنال کی سات ہزار روپے ہے۔ ہر دو کنال کی سالانہ آمد پانچ سو روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : غلام نبی نیاز　　العبد: محمد الیاس ملک　　گواہ : عبدالرحمٰن ایتو

وصیت نمبر:17629 میں مرزا بشیر احمد ولد مکرم غلام محمد مرزا مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: مکان خستہ قیمت پینتیس ہزار روپے۔ سات کنال زمین اسی زمین میں دس مرلہ پر پرانا مکان ہے۔ اور دو کنال پر باغ ہے جو ابھی نونہال ہے اس سے سالانہ آمدنی پانچ ہزار روپے ہے۔ گھاس وغیرہ سے انداز اایک ہزار آمد ہوتی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4404 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد شاہد　　العبد: مرزا بشیر احمد　　گواہ : محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17630 میں بشیر احمد محمود ولد مکرم جلال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.10.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں ابھی کوئی جائیداد میری نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3612 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء　　العبد: بشیر احمد محمود　　گواہ : عنایت اللہ منڈاشی

وصیت نمبر:17631 میں مظفر احمد شاہد ولد مکرم محمد امین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر28 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں ابھی کوئی جائیداد میری نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلیق احمد ڈار　　العبد: مظفر احمد شاہد　　گواہ : محمد اشفاق نائک

وصیت نمبر:17632 میں خورشید احمد بانڈے ولد مکرم عبدالرحمٰن بانڈے مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد ابھی مشترک ہے جب بھی تقسیم ہوگی خاکسار کے حصہ میں جو کچھ آئے گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/11145 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد شاہ　　العبد: خورشید احمد بانڈے　　گواہ : ناصر احمد شاہ

وصیت نمبر:17633 میں سلیمہ بیگم زوجہ مکرم عنایت اللہ میر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر50 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: جھمکے ایک جوڑی۔ انگوٹھی ایک عدد۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عنایت اللہ میر　　الامۃ : سلیمہ بیگم　　گواہ : سید طاہر احمد شاہ

وصیت نمبر:17634 میں فیاض احمد بانڈے ولد مکرم حبیب اللہ بانڈے مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار کنال زمین جس میں باغ ثمر ابتدائی مرحلہ پر ہے۔ قیمت انداز ادو لاکھ روپے۔ مکان ایک کمرہ کچا مالیتی پچیس ہزار روپے۔ باغ سے فی الحال کوئی آمد نہیں ہے جب ہوگی اس کا حصہ آمد ادا کروں گا۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید طاہر احمد شاہ　　العبد: فیاض احمد بانڈے　　گواہ : غلام رسول بانڈے

وصیت نمبر:17635 میں عنایت اللہ میر ولد مکرم حمید اللہ میر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر56 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین کل سات کنال قیمت انداز اساڑھے چار لاکھ روپے۔ دو کنال سیبوں کا باغ ہے۔ اس دو کنال کی قیمت انداز اایک لاکھ روپیہ کنال کے حساب سے دو لاکھ روپے اور پانچ کنال زمین باغ ابتدائی مرحلہ پر ہے جس کی قیمت پچاس ہزار روپے فی کنال کے

حساب سے اڑھائی لاکھ روپے۔کل چار لاکھ پچاس ہزار روپے قیمت لگائی گئی ہے۔مکان پندرہ مرلے پر پانچ لاکھ روپے۔ زمین سات کنال سے پچاس ہزار روپے سالانہ آمد ہے ۔ میرا گذارہ آمداز پنشن ماہانہ-/3182 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید طاہر احمد شاہ العبد: عنایت اللہ میر گواہ : مبارک احمد بانڈے

وصیت نمبر:17636 میں امۃ اللہ زوجہ مکرم طاہر احمد شاہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر48 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: جھمکے دو عدد قیمت چار ہزار روپے۔نقدی موجود رقم دس ہزار روپے۔حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔میرا گذارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/700 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد شاہ الامۃ: امۃ اللہ گواہ : محمد الیاس

وصیت نمبر:17637 میں غلام رسول بانڈے ولد مکرم عبد الغفار بانڈے مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر70 سال تاریخ بیعت 1956 ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین کل نو کنال باغ ثمر قیمت اندازاً ساڑھے سات لاکھ روپے۔کل زمین میں سے تین کنال باغ ثمر مکمل ہے جس کی قیمت اندازاً تین لاکھ روپے لگائی گئی ہے اور اس زمین کی سالانہ آمد اندازاً پچاس ہزار روپے ہے۔ چھ کنال زمین باغ ابتدائی مرحلہ میں ہے جس کی اندازاً قیمت پچھتر ہزار روپے کنال کے حساب سے ساڑھے چار لاکھ روپے لگائی گئی ہے اور اس زمین کی سالانہ آمد بارہ ہزار روپے ہے۔نو کنال زمین کی کل سالانہ آمد باسٹھ ہزار روپے ہے مکان دو عدد ایک کی حالت خستہ ہے۔ ایک گاؤخانہ جو کہ پندرہ مرلے زمین میں ہے۔اس کی اندازاً قیمت دو لاکھ روپے ہے۔میرا گذارہ آمداز جائیداد سالانہ-/62000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید طاہر احمد شاہ العبد: غلام رسول بانڈے گواہ : مبارک احمد بانڈے

وصیت نمبر:17638 میں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم غلام رسول بانڈے قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر60 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔میرا گذارہ آمداز خوردونوش ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید طاہر احمد شاہ الامۃ: ہاجرہ بیگم گواہ : غلام رسول بانڈے

وصیت نمبر:17639 میں مبینہ افروز زوجہ مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: جھمکے ایک جوڑی قیمت چار ہزار روپے ۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے ۔ میرا گذارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید طاہر احمد شاہ الامۃ: مبینہ افروز گواہ : سید ناصر احمد شاہ

وصیت نمبر:17640 میں محمود احمد بانڈے ولد مکرم غلام رسول صاحب بانڈے قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین اللہ کے فضل سے حیات ہیں ۔ جائیداد ابھی قابل تقسیم ہے تقسیم ہونے پر خاکسار دفتر کو اطلاع کردے گا ۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت-/1502 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد السلام انور العبد: محمود احمد بانڈے گواہ : عبد الرشید ضیاء

وصیت نمبر:17641 میں سید ناصر احمد شاہ ولد مکرم مولوی سید غلام احمد شاہ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر47 سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گھڈی پوری ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین ایک کنال تیرہ مرلہ آبی اوّل بصورت باغ ابتدائی مرحلہ میں قیمت تقریباً پچاسی ہزار روپے۔زمین دو کنال آبی سوم بصورت باغ ابتدائی مرحلہ میں قیمت تقریباً پچاس ہزار روپے۔زمین قریب چار مرلے جس پر مکان تعمیر شدہ ہے۔ قیمت مکان مع زمین دو لاکھ روپے۔چار کنال زمین جس کا اوپر ذکر ہوا ہے بصورت باغ ابتدائی مرحلہ میں ہے۔اس سے تقریباً بارہ ہزار روپے آمد متوقع ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت-/4544 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید طاہر احمد شاہ العبد: سید ناصر احمد شاہ گواہ : غلام رسول بانڈے

وصیت نمبر:17642 میں محمد رمضان شیخ ولد مکرم عبد الغنی شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر53 سال پیدائشی احمدی ساکن مانلو ڈاکخانہ زورہ ضلع شوپیاں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین چار کنال قیمت تقریباً چار لاکھ روپے۔دو کنال میں سیب کا باغ ہے اور دو کنال کا باغ ابتدائی مرحلہ میں ہے۔دس مرلے زمین پانچ مرلے میں مکان ہے اور پانچ مرلہ خالی ہے قیمت تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے۔دو کنائیں چھ عدد مالیت تقریباً ساٹھ ہزار روپے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت-/4194 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عثمان زرقانی العبد: محمد رمضان شیخ گواہ : عبد الرؤف خان

وصیت نمبر:17643 میں عطیۃ النور زوجہ مکرم عبد الرحیم ساجد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر28 سال پیدائشی احمدی ساکن بالسو ڈاکخانہ بوگام (یاری پورہ) ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: پنڈلم قیمت بارہ ہزار روپے۔ جھمکا قیمت دو ہزار روپے۔ بالی قیمت سات سو روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الرحیم ساجد الامۃ: عطیۃ النور گواہ : عبد الرشید ضیاء

وصیت نمبر:17644 میں راجہ بیگم زوجہ مکرم منصور احمد بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن آرونی ڈاکخانہ آرونی ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: زیورات طلائی: بالیاں ایک جوڑی قیمت-/3200 روپے۔ زمین چار کنال قیمت دو لاکھ روپے۔حق مہر چھ ہزار روپے بذمہ شوہر۔میرا گذارہ آمداز خوردونوش سالانہ-/4800 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد بٹ الامۃ: راجہ بیگم گواہ : عبد الرشید ضیاء

وصیت نمبر:17645 میں منصور احمد بٹ ولد مرحوم علی محمد بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر46 سال پیدائشی احمدی ساکن آرونی ڈاکخانہ آرونی ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان مالیتی اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے۔ دو کنال دس مرلے زمین قیمت اندازاً ایک لاکھ پچاس ہزار روپے۔ زمین سے ابھی کوئی آمد نہیں ہے جب ہوگی اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الرحمٰن العبد: منصور احمد بٹ گواہ : عبد الرشید ضیاء

وصیت نمبر:17646 میں راجہ جمیل احمد خان ولد راجہ صادق احمد خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین اللہ کے فضل سے حیات ہیں۔ جائیداد میں مکان اور کچھ زمین بصورت باغ ہے۔ تقسیم ہونے پر خاکسار دفتر کو اطلاع کردے گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء   العبد: راجہ جمیل احمد خان   گواہ : فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17647 میں سائرہ بانو زوجہ مکرم راجہ جمیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر28 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: زیورات طلائی: انگوٹھی ایک عدد، جھمکے دو جوڑی، تیلی ایک عدد۔ حق مہر تیس ہزار روپے بذمہ شوہر۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش سالانہ-/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راجہ جمیل احمد   الامۃ: سائرہ بیگم   گواہ : عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر:17648 میں ہارون رشید خان ولد مکرم عبدالرشید خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر20 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین اللہ کے فضل سے حیات ہیں۔ جائیداد زمین و مکان مشترک ہے۔ تقسیم ہونے پر خاکسار دفتر کو اطلاع کردے گا۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیع اللہ لون   العبد: ہارون رشید خان   گواہ : مظفر احمد رشی

وصیت نمبر:17649 میں مریم بیگم زوجہ مرحوم راجہ ناصر احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر60 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: مرحوم خاوند کا پنشن دو ہزار پانچ سو روپے مجھے مل رہا ہے۔ میرے مرحوم شوہر کی جائیداد میں میرا بیٹا عزیز راجہ طارق احمد خان اور میں حصہ دار ہیں ساری جائیداد مکان وغیرہ مشترک ہے۔ اس کے 1/8 حصہ جو کہ میرا ہے اس کے اس حصہ کے 1/10 حصہ کا حصہ جائیداد کی ادائیگی کی ذمہ داری میرے بیٹے کی ہوگی۔ میرے حصہ کی زمین 1/8 حصہ کی سالانہ آمد کے 1/16 حصہ کی ادائیگی بھی میرا بیٹا کرتا رہے گا۔ میرا گذارہ آمد از پنشن (مرحوم شوہر)-/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : رفیع اللہ لون   الامۃ: مریم بیگم   گواہ : مظفر احمد ریشی

وصیت نمبر:17650 میں بلال احمد لون ولد مکرم سعد اللہ لون مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ گھریلو کام عمر25 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والد محترم کی جائیداد مکان زمین وغیرہ ہم پانچ بھائیوں کی مشترکہ ہے۔ تا حال تقسیم نہیں ہوئی۔ تقسیم ہونے پر اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیع اللہ لون   العبد: بلال احمد لون   گواہ : ہارون رشید خان

وصیت نمبر:17651 میں رفیع اللہ لون ولد مکرم رحمت اللہ لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر51 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد زمین و مکان مشترکہ ہے تقسیم ہونے پر جو میرے حصہ میں آئے گی اس کی اطلاع کردوں گا۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ-/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد قریشی   العبد: رفیع اللہ لون   گواہ : احسان اللہ لون

وصیت نمبر:17652 میں قریشی حامد الطاف ولد مرحوم قریشی الطاف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ایمر چھ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ مرحوم والد صاحب کی جائیداد ہم بھائی بہنوں میں مشترک ہے تقسیم ہونے پر خاکسار اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیگا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/8800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیع اللہ لون   العبد: قریشی حامد الطاف   گواہ : مظفر احمد قریشی

وصیت نمبر:17653 میں ثمینہ فردوس زوجہ مکرم عرفان احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زیور طلائی: ہار دو عدد 60.000 گرام۔ چین ایک عدد 18.000 گرام۔ انگوٹھی دو عدد 18.000 گرام۔ بالیاں دو جوڑی 14.000 گرام۔ قیمت -/99,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم دسمبر 07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عرفان احمد غوری   الامۃ: ثمینہ فردوس   گواہ : انور احمد غوری

وصیت نمبر:17654 میں عرفان احمد غوری ولد مکرم منور احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انور احمد غوری   العبد: عرفان احمد غوری   گواہ : منور احمد غوری

وصیت نمبر:17655 میں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم منور احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر58 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 600 وصول ہو کر درج ذیل زیور بنایا۔ ہار طلائی ایک عدد بیس گرام قیمت بیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منور احمد غوری   الامۃ: طاہرہ بیگم   گواہ : انور احمد غوری

وصیت نمبر:17656 میں انصار احمد غوری ولد مکرم منور احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر28 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ-/5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 21.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انور احمد غوری   العبد: انصار احمد غوری

گواہ : عرفان احمد غوری

وصیت نمبر:17657 مَیں رضوان احمد غوری ولد مکرم منور احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انور احمد غوری العبد: رضوان احمد غوری گواہ : عرفان احمد غوری

وصیت نمبر:17658 مَیں محمد مصور احمد ولد مکرم محمد منور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سنتوش نگر ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری فی الوقت کوئی جائیداد نہیں ہے آئندہ جو بھی صورتحال ہوگی اس سے دفتر کو اطلاع کر دوں گا۔ میرا گذارہ آمد بذریعہ ٹیوشن ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فاروق احمد گنائی العبد: محمد مصور احمد گواہ : احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر:17659 مَیں مرزا اسد اللہ بیگ ولد مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ خیرت آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد العبد: مرزا اسد اللہ بیگ گواہ : احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر:17660 مَیں امۃ المتین زوجہ مکرم مرزا ارشد اللہ بیگ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ خیرت آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 11000 بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ہار پانچ عدد ستر گرام، کڑا ایک عدد دس گرام، چوڑیاں چھ عدد چالیس گرام، انگوٹھی دو عدد آٹھ گرام، بالیاں پانچ جوڑی پندرہ گرام، کڑے دو عدد ستاون گرام، کل وزن دوسو گرام قیمت اندازاً ایک لاکھ اسی ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ارشد اللہ بیگ الامۃ : امۃ المتین گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17661 مَیں ریاض الحسن وقف نو A-1055 ولد مکرم اشفاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر وِنئے نگر کالونی ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء المجیب العبد: ریاض الحسن گواہ : احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر:17662 مَیں سیدہ ارشد فاطمہ زوجہ مکرم سید شجاعت حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کاچی گوڑہ حیدرآباد ڈاکخانہ کاچی گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 15000 بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ہار دو عدد ساٹھ گرام۔ سیٹ دو عدد پچاس گرام۔ انگوٹھیاں پانچ عدد پندرہ گرام۔ بالیاں دو جوڑی دس گرام۔ کڑے دو عدد تیس گرام۔ کل وزن 165 گرام۔ قیمت اندازاً -/1,48,500 روپے۔ نقرئی پازیب ایک جوڑی وزن پچاس گرام قیمت آٹھ سو روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید شجاعت حسین الامۃ : سیدہ ارشد فاطمہ گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17663 مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما حیدرآباد ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 1100 وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ زیور طلائی: چین ایک عدد وزن آٹھ گرام۔ انگوٹھیاں تین عدد نو گرام۔ بالیاں ایک جوڑی چار گرام۔ کڑے دو عدد چودہ گرام۔ نیکلس ایک عدد ساڑھے بارہ گرام۔ کل وزن 47.500 گرام قیمت اندازاً -/42,750 روپے۔ مکان جس میں رہائش ہے وہ بیٹوں کا ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد الباسط الامۃ : حمیدہ بیگم گواہ : محمد عبد المتین

وصیت نمبر:17664 مَیں محمد عبد الباسط ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان رہائشی مع زمین 80 مربع گز۔ قیمت اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد المتین العبد: محمد عبد الباسط گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17665 مَیں محمد عبد المتین ولد مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما حیدرآباد ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان رہائشی مع زمین 180 مربع گز۔ قیمت اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد الباسط العبد: محمد عبد المتین گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17666 مَیں یاسمین بیگم زوجہ مکرم محمد عبد المتین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما حیدرآباد ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 5101 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ہار دو عدد اٹھارہ گرام۔ انگوٹھی دو عدد چھ گرام۔ بالیاں ایک جوڑی چھ گرام۔ چین ایک عدد پانچ گرام۔ کل وزن پینتیس گرام۔ قیمت اندازاً -/31.500 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد المتین الامۃ : یاسمین بیگم گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17667 مَیں راضیہ تسنیم بنت مکرم احمد عبد الحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ریاست نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس

بلاجبر واکراہ آج مورخہ 15.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: چوڑیاں دو عدد وزن بائیس گرام۔ جھمکے ایک جوڑی چار گرام۔ بالیاں تین جوڑی سولہ گرام۔ انگوٹھی تین عدد آٹھ گرام۔ نکلس ایک عدد دس گرام۔ چین ایک عدد پانچ گرام۔ کل وزن پینسٹھ گرام۔ قیمت اندازاً پچپن ہزار روپے۔ زیورات چاندی: نکلس سیٹ ایک عدد چالیس گرام۔ چین ایک جوڑی چالیس گرام۔ کل وزن اسی گرام۔ قیمت اندازاً چودہ سو روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد عبدالحکیم الامۃ: راضیہ تسنیم گواہ: محمد طاہر احمد

وصیت نمبر:17668 میں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم احمد عبدالحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن ریاست نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 15.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: رقم مہر سے ایک پلاٹ حیات نگر منڈل میں 355 مربع گز خریدا ہے جس کی موجودہ قیمت اسی ہزار روپے ہے۔ زیورات طلائی: نکلس سیٹ ایک عدد وزن چھتیس گرام۔ لچھا ایک عدد اٹھائیس گرام۔ انگوٹھی پانچ عدد وزن بیس گرام۔ ایئررنگ دو جوڑی وزن گیارہ گرام۔ کل وزن 95 گرام۔ قیمت اندازاً -/81,500 روپے۔ چاندی کی چین ایک عدد وزن یکصد گرام قیمت اٹھارہ سو روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد عبدالحکیم الامۃ: ناصرہ بیگم گواہ: محمد طاہر احمد

وصیت نمبر:17669 میں امۃ السمیع سیماز زوجہ مکرم غلام دستگیر جاوید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: چوڑیاں آٹھ عدد وزن اسی گرام۔ نکلس دو عدد یکصد گرام۔ چندن ہار ایک عدد ساٹھ گرام۔ موتی کا ہار ایک عدد بیس گرام۔ لچھا ایک عدد چالیس گرام۔ بالیاں تین جوڑی تیس گرام۔ انگوٹھیاں چھ عدد تیس گرام۔ کل وزن 360 گرام۔ قیمت اندازاً تین لاکھ پچاس ہزار روپے۔ مہر کی رقم اکیس ہزار روپے وصول ہو چکی ہے جس سے زیور خریدا گیا جو مندرجہ بالا تفصیل میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمداز خوردونوش + جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد عبدالحکیم الامۃ: امۃ السمیع سیماء گواہ: غلام دستگیر جاوید

وصیت نمبر:17670 میں عرفانہ یاسمین زوجہ مکرم شیخ سلطان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ میر پیٹ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: زیور طلائی: چار عدد چوڑیاں چھیالیس گرام۔ دو عدد چوڑیاں اٹھارہ گرام۔ قیمت اندازاً -/56,000 روپے۔ پلاٹ 400 مربع گز واقع مالاپور ولیج قیمت اندازاً دو لاکھ نوے ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ شوہر -/25,000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد ظفر دیودرگی الامۃ: عرفانہ یاسمین گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:17671 میں تہمینہ تسلیم زوجہ مکرم انور احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 21.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر مبلغ چھ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ہار دو عدد ساٹھ گرام۔ چین تین عدد ستر گرام۔ انگوٹھی پانچ عدد بیس گرام۔ بالیاں دو عدد بیس گرام۔ کل وزن ایک سو ستر گرام۔ زیور نقرئی پازیب، کمربند، دو سو گرام۔ قیمت دو ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انور احمد غوری الامۃ: تہمینہ تسلیم گواہ: منور احمد غوری

وصیت نمبر:17672 میں ثناء مظفر زوجہ مکرم محمد مظفر احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن بالاپور ڈاکخانہ میر پیٹ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: کان کے کانٹے پانچ گرام۔ انگوٹھی تین عدد آٹھ گرام۔ بالیاں دو جوڑی چار گرام نکلس ایک عدد دس گرام۔ ہار بیس گرام۔ چندن ہار بیس گرام۔ لچھا پانچ گرام۔ (22 کیریٹ) چین ایک عدد چھ گرام (سولہ کیریٹ) کل وزن 78 گرام۔ قیمت اندازاً -/70,000 روپے زیورات چاندی: بریسلٹ ایک عدد چھ گرام۔ چین دو عدد آٹھ گرام۔ انگوٹھی ایک عدد چار گرام۔ کل اٹھارہ گرام۔ قیمت تین سو روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مظفر احمد ظفر الامۃ: ثناء مظفر گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:17673 میں محمود احمد ظفر دیودرگی ولد مکرم محمد عبدالرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ میر پیٹ ضلع رنگاریڈی صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: (1) زرعی زمین 5 ایکڑ 8 گنٹے قیمت اندازاً چھ لاکھ روپے، واقع دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک۔ (2) ملگیاں دو عدد (9x9) واقع دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک۔ قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے۔ (3) دو پلاٹ 261 مربع گز واقع مالاپور ولیج حیدرآباد۔ قیمت اندازاً ڈھائی لاکھ روپے۔ نمبر 1 اور 2 والدین کی طرف سے ترکہ میں ملی جائیداد ہے۔ نمبر 3 ذاتی خریدی ہوئی جائیداد ہے۔ میرا گذارہ آمداز تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مظفر احمد ظفر العبد: محمود احمد ظفر گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:17674 میں غلام ناظم الدین ارشاد ولد مکرم غلام محی الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 1.8.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز تجارت ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام علیم الدین العبد: غلام ناظم الدین ارشاد گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:17675 میں بشریٰ پروین زوجہ مکرم غلام ناظم الدین ارشاد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 1.8.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: حق مہر بذمہ شوہر -/1100۔ طلائی زیورات: انگوٹھیاں دو عدد، لچھا ایک عدد وزن دس گرام۔ دو عدد کڑے بیس گرام۔ چین ایک عدد وزن بیس گرام۔ قیمت -/44,100 روپے۔ پلاٹ ایک عدد 100 مربع گز بمقام فلک نما حیدرآباد قیمت -/45,000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز خوردونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام ناظم الدین ارشاد الامۃ: بشریٰ پروین گواہ: غلام علیم الدین

وصیت نمبر:17676 میں محمد اطہر احمد ولد مکرم محمد منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 19.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر

منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ ذاتی جائیداد ایک مکان پختہ دو منزلہ 160 مربع گز قیمت اندازاً چالیس لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/23800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد　　العبد: محمد اطہر احمد　　گواہ : محمد منصور احمد

وصیت نمبر:17677 مَیں عطیہ احمد زوجہ مکرم محمد اطہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ شوہر -/50,000 روپے۔ طلائی زیورات: ہار مکمل سیٹ دو عدد 60.000 گرام۔ چین ایک عدد 19.000 گرام۔ بریسلٹ تین عدد 27.500 گرام۔ انگوٹھیاں دس عدد 25.000 گرام۔ انگوٹھی ایک پلاٹینم 05.000 گرام۔ بالیاں پانچ جوڑی 14.000 گرام۔ پینڈینٹ دو عدد 08.000 گرام۔ نکلس ایک عدد 20.000 گرام۔ کل وزن 178.500 گرام۔ قیمت اندازاً -/1,60,000 روپے۔ زیور نقرئی: پازیب دو جوڑی وزن 60 گرام قیمت اندازاً -/6000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اطہر احمد　　الامۃ: عطیہ احمد　　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17678 مَیں سیدہ نزہت فاطمہ زوجہ مکرم محمد مطہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: زیور طلائی: ہار ایک عدد بیس گرام بعوض حق مہر۔ ہار دو عدد چالیس گرام۔ کڑے دو عدد تیس گرام۔ انگوٹھیاں پانچ عدد دس گرام۔ بالیاں دو جوڑی پانچ گرام۔ کل وزن 105 گرام۔ قیمت اندازاً -/96,600 روپے۔ زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑی وزن یکصد گرام قیمت اندازاً ایک ہزار روپے۔ مکان از آبائی جائیداد دو سو مربع گز نزد ریلوے سٹیشن کاچی گوڑہ قیمت اندازاً دو لاکھ روپے۔ زمین زیر تصفیہ ہے اس کی کوئی دستاویزات نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.1.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مطہر احمد　　الامۃ: سیدہ نزہت فاطمہ　　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17679 مَیں سیدہ آمنہ فاطمہ زوجہ مکرم محمد حمید اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن کاچی گوڑہ حیدرآباد ڈاکخانہ کاچی گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 5000 روپے جو خاوند کی وفات کی صورت میں نہ مل سکا۔ زیور طلائی: چین ایک عدد وزن دس گرام۔ کڑے دو عدد پچیس گرام۔ انگوٹھی دو عدد پانچ گرام۔ کل وزن چالیس گرام۔ قیمت اندازاً -/38,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ہبت اللہ　　الامۃ: سیدہ آمنہ فاطمہ　　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17680 مَیں محمد ہبت اللہ ولد مکرم محمد حمید اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کاچی گوڑا ڈاکخانہ کاچی گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ٹیوشن ماہانہ -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد　　العبد: محمد ہبت اللہ　　گواہ : احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر:17681 مَیں اختر النساء بیگم زوجہ مکرم محمد عبد القیوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 2500 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ایک عدد طلائی زنجیر ڈھائی تولہ۔ ایک جوڑی کان کے پھول نصف تولہ۔ ایک عدد لچھا نصف تولہ۔ ایک نکلس ایک تولہ۔ قیمت اندازاً چالیس ہزار پانچ سو روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد القیوم　　الامۃ: اختر النساء بیگم　　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17682 مَیں نثار احمد ٹی پی ولد محترم ٹی پی محمد رشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلو عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہانہ -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی کے محمود　　العبد: نثار احمد ٹی پی　　گواہ: سی ایچ صدیق

وصیت نمبر:17683 مَیں ٹی یوسف ولد محترم عمر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 47 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: پانچ سینٹ زمین قیمت اندازاً بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 26.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی کے محمود　　العبد: ٹی یوسف　　گواہ: سی ایچ صدیق

وصیت نمبر:17684 مَیں پی پی شانہ زوجہ مکرم ایم آئی منور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: حق مہر 15000 وصول شدہ رقم شامل کر کے مندرجہ ذیل زیور طلائی لیا ہے۔ ہار چار عدد وزن پچاس گرام۔ کڑے تین عدد وزن چھیالیس گرام۔ بیسلیٹ دو عدد بارہ گرام۔ انگوٹھی دو عدد آٹھ گرام۔ بالیاں ایک جوڑی چار گرام۔ کل وزن 120 گرام۔ قیمت اندازاً ایک لاکھ دو ہزار روپے۔ زمین سات سینٹ قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی کے محمود　　الامۃ: پی پی شانہ　　گواہ : ایم آئی منور احمد

وصیت نمبر:17685 مَیں سی کے زبیدہ زوجہ مکرم ٹی کے محمد کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: حق مہر 5000 وصول شدہ۔ زیور طلائی: چین ایک عدد دس گرام۔ بالیاں ایک جوڑی دو گرام۔ زمین 8 سینٹ مع مکان قیمت اندازاً دو لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی کے محمد کنجو　　الامۃ: سی کے زبیدہ　　گواہ : سی ایچ صدیق

وصیت نمبر:17686 مَیں ایم عبد السلام ولد محترم ایم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لیدر ٹیلر عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان مع دس سینٹ قیمت اندازاً

چار لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے محمود   العبد: ایم عبدالسلام   گواہ: ایم عبدالمومن

وصیت نمبر:17687 میں انس رحمٰن سی ولد محترم حبیب الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ایم محمد   العبد: انس رحمٰن سی   گواہ: کے ایم ناصر احمد

وصیت نمبر:17688 میں جویریہ گوہر ایل زوجہ مکرم ٹی شمس الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کڑلائی ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میرے نام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے جب بھی ہوگی دفتر کو اطلاع کردوں گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8943 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی شمس الدین   الامۃ: جویریہ گوہر   گواہ: این شفیق احمد

وصیت نمبر:17689 میں ٹی شمس الدین ولد محترم سی وی کنجی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کڑلائی ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرے نام اس وقت چھ سینٹ زمین مع مکان ہے جس کی موجودہ قیمت ساڑھے پانچ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/6956 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم پی عثمان   العبد: ٹی شمس الدین   گواہ: این شفیق احمد

وصیت نمبر:17690 میں بی پی رفیقہ ابراہیم زوجہ مکرم پی ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی مریاکنی ڈاکخانہ ترواژام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر دس ہزار روپے۔ زیور طلائی: دو جوڑی بالیں آٹھ گرام۔ کڑے ایک عدد آٹھ گرام۔ کڑے ایک عدد بارہ گرام۔ چین ایک عدد چوبیس گرام۔ والدین کی جائیداد سے دو لاکھ روپے حصہ میں آیا ہے اور رقم مل چکی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 18.11.2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی ابراہیم   الامۃ: بی پی رفیقہ ابراہیم   گواہ: ہدایت اللہ خان

وصیت نمبر:17691 میں ایم ٹی جلال الدین ولد محترم ایم ٹی بیران صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 28 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا اور اہلیہ کا ایک مشترکہ پلاٹ پندرہ سینٹ بمقام کلکولم ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہے۔ اس کا نصف میرا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ایم عبدالجلیل   العبد: ایم ٹی جلال الدین   گواہ: ٹی کے عبدالمومن

وصیت نمبر:17692 میں ٹی نفیسہ کٹی زوجہ مکرم ٹی کے محمد مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: قطعہ اراضی 25 سینٹ خشک اور 25 سینٹ کھیت بمقام کلکولم موجودہ قیمت اندازاً ایک لاکھ پچھتر ہزار روپے۔ زیورات طلائی: ہار ایک عدد سولہ گرام قیمت پندرہ ہزار روپے۔ بالیاں ایک سیٹ چار گرام قیمت سینتیس سو پچاس روپے۔ کڑا دو عدد بارہ گرام قیمت گیارہ ہزار دو سو پچاس روپے۔ مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ایم عبدالجلیل   الامۃ: ٹی نفیسہ کٹی   گواہ: ایم ٹی جلال الدین

وصیت نمبر:17693 میں او کے مبارکہ زوجہ مکرم ٹی ایم عبدالجلیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: ہار ایک عدد بارہ گرام قیمت -/11,250 روپے۔ کنگن دو عدد چوبیس گرام قیمت -/22,500 روپے۔ بالیاں ایک سیٹ دو گرام قیمت -/1875 روپے۔ مہر اس میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں البتہ ترکہ کا جائیداد ابھی ملنا باقی ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ایم عبدالجلیل   الامۃ: او کے مبارکہ   گواہ: ایم ٹی جلال الدین

وصیت نمبر:17694 میں ایم پی ابوبکر ولد محترم کے ایس باوا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1985 ساکن کوچین ڈاکخانہ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 3.25 سینٹ زمین میں ایک چھوٹا گھر ہے جس کی موجودہ قیمت تقریباً سات لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد منزل   العبد: ایم پی ابوبکر   گواہ: جے ایچ ناصر احمد

وصیت نمبر:17695 میں ایم پی عثمان ولد محترم ایم پی عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور تاریخ بیعت 1970 ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 13 سینٹ زمین مع مکان۔ قیمت اندازاً چھ لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی کے محمد شریف   العبد: ایم پی عثمان   گواہ: پی پی عبدالمجید

وصیت نمبر:17696 میں قریشی حمید الرحمٰن حکیم ولد محترم قریشی عبدالحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن منگلور ڈاکخانہ منگلور ضلع منگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قریشی عبدالحکیم   العبد: قریشی حمید الرحمٰن حکیم   گواہ: سید بشیر الدین حکیم